ماہنامہ
احمدیہ
گزٹ
کینیڈا
مارچ 2016ء

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(درِ ثمین صفحہ 160)

مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے

اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ ...

یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانش مند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔

اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔ ...

یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق وصفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اُس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مُردہ ہے۔ ...

پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی۔ اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66-68)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

مسیح موعود نمبر

مارچ 2016ء جلد نمبر 46 شمارہ 3

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق قرآن از مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	8
☆	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول ﷺ از مکرم محمد محمود طاہر صاحب	10
☆	جری اللہ فی حلل الانبیاء از مکرم مولانا عبدالنور عابد صاحب	14
☆	پُر امن گھریلو زندگی از مکرم شاہد منصور صاحب	17
☆	غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	21
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	22
☆	رپورٹ: جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ جشن تشکر کی تقریبات۔ مسجد بیت الاسلام میں اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام	22
☆	رپورٹ: مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کے ایک شام	24
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27
☆	تصاویر: اسعد سعید	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

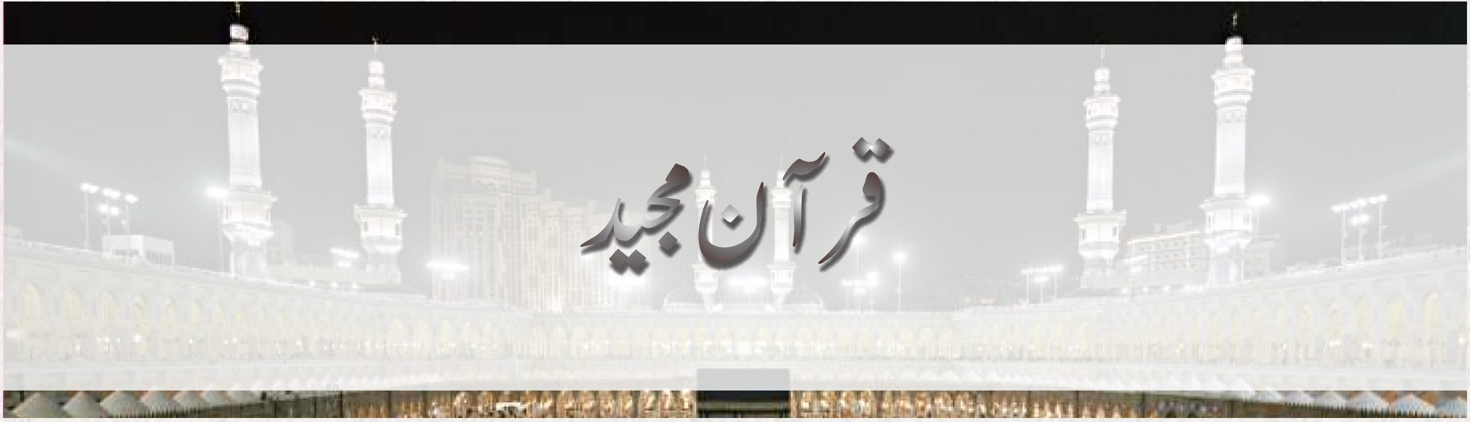

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌo

اَللّٰہُ الصَّمَدُo

لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡo

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌo

(سورۃ الاخلاص 112:1-5)

1۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

2۔تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔

3۔اللہ بے احتیاج ہے۔

4۔نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

5۔اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرأَ: وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ، قَالَ رَجُلٌ مَّنْ ھٰؤُلَآءِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہٗ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ[1] مِنْ ھٰؤُلَآءِ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ جمعہ و مسلم۔ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 941 صفحہ 892-893)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۔ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی اِن صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی اِن کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اِن کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لئے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔)

1 حاشیہ: ایک روایت میں رجلٌ کا لفظ بھی آیا ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں جس رہنما کے متّبعین صحابہ کا درجہ پائیں گے وہ فارسی الاصل ہوگا اور مثیلِ عیسیٰ ہوگا۔

خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے منزہ سمجھنا

یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر وفریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ھالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوّم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا۔ اور اسی میں کھوئے رہنا۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب۔ روحانی خزائن، جلد 12 ،صفحہ 349-350)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے سبق آموز واقعات اور حکایتیں

حقوق العباد ادا کرنے سے ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے

چالیس روزے ہفتہ وار رکھیں، نفل ادا کریں، صدقات دیں اور بہت زیادہ دعاؤں پر زور دیں

جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو آسمان سے نصرت نازل ہوگی اور تمام روکیں اور مشکلات دور ہو جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے سبق آموز باتیں، واقعات اور حکایتیں بیان فرمائیں۔ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے کھڑا کرتا ہے تو اس کی تائید اور نصرت بھی فرماتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ بچپن میں ہمیں کہانیاں سننے کا بہت شوق تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ایسی کہانیاں سناتے تھے جنہیں سن کر ہمیں عبرت حاصل ہوتی تھی۔ ایک کہانی بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صداقت اور راستی سے خالی دنیا ساری کی ساری مل کر بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک چڑیا کے بچے جتنی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ پس صداقت پر کھڑا ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ہمیں بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں، اپنے اندر کی برائیاں دور کر رہے ہیں، نیکیوں کو قائم کر رہے ہیں؟ اس وقت دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بہت سے ممالک میں نہ عوام اور نہ حکومتیں ایک دوسرے کا حق ادا کر رہی ہیں۔ آسمانی آفات اسی وجہ سے ہیں کہ گناہوں کی انتہا ہو رہی ہے۔ پس احمدیوں کو بہت بڑا کام ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ بہت تباہ کن آفات دنیا میں لا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اپنے حق لینے کی ہی باتیں ہوتی ہیں چاہے اس سے دوسرے کو کتنا ہی نقصان پہنچے۔ ایک حقیقی مومن کی اس بارہ میں سوچ ہونی چاہئے۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دین کا حکم ہے کہ ہر شخص دوسرے کے حقوق دے اور اسے قائم کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا کہ امن کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرو، جب ایسا کرو گے تو دوسرے کے حقوق قائم کر رہے ہو گے اور جب حق قائم کرو گے تو امن ہوگا۔ فرمایا لیکن اس کے عملی نمونے دکھائے بغیر ہم دنیا کو قائل نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ افسوس ہے کہ قضاء میں بعض دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بھی بھائی بھائی کا حق یا دوسرے عزیزوں کے حق دبا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس طرف توجہ کریں تو ہمارے قضاء کے بھی بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ نیکی میں سبقت لے جانے کی یہ وہ روح ہے جو ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سال بھی انتخابات ہے۔ جماعتی لحاظ سے اس سال انتخابات ہونے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اپنی سوچوں کو ہر ایک کو درست کرنے کی ضرورت ہے کہ دعا کے بعد ہر تعلق اور ہر رشتے کو چھوڑ کر اپنے حق رائے دہی کو استعمال کریں اور اس کے بعد جو فیصلہ ہو جائے اس کو قبول کر لیں، مکمل طور پر اپنی ذاتیات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کریں اور جو بھی بنا دیا جائے تو پھر اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خواہ افسر ہوں یا عہدیدار ہوں، صرف ماتحتوں پر انحصار نہ کیا کریں بلکہ خود بھی براہ راست ہر کام میں نگرانی رکھیں اور خود بھی اس کام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بچپن میں ہم الہ دین کے چراغ والی کہانیاں سنا کرتے تھے۔ یہ ایک تمثیلی حکایت ہے اور چراغ پیتل کا نہیں بلکہ عزم اور ارادے کا چراغ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اسے رگڑا جاتا ہے تو خواہ کتنا بڑا کام کیوں نہ ہو وہ آناً فاناً میں ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا دعائیں کس طرح کرنی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کے روئے بغیر ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں اتر سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت کو بندے کے اس کے حضور رونے اور گڑگڑانے سے وابستہ کر دیا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرو اور اس کے بعد جس حد تک زیادہ سے زیادہ دعائیں کر سکتے ہیں ہمیں کرنی چاہئیں۔ فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت روزے رکھنے اور دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی۔ چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب چالیس روزے ہفتہ وار ہی بے شک رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں اور دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جماعت کے حالات میں بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ نازل ہوگی اور روکیں اور مشکلات جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دور ہو جائیں گی۔ حضور انور نے پاکستان میں جماعت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔16 فروری 2016ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالت علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحشر کی درج ذیل آیات تلاوت کیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(سورۃ الحشر 59 :19-20)

ترجمہ : اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر برائی اور گناہ کی جڑ ان برائیوں اور گناہوں کو معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے۔ لیکن یہی بے احتیاطی پھر انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ کیونکہ پھر انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول جاتا ہے اور ان معیاروں کو بھول جاتا ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور یوم آخرت پر ایمان کم ہو جاتا ہے۔ انسان عملاً ایمان سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کو توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دنیا کے آرام اور آسائشوں کی فکر نہ کرو بلکہ اپنے کل کی فکر کرو۔ پس وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے۔ بلکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف راہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے۔ اور ان کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے۔ پس ایسے گھروں کو جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر صرف دنیا داری کی خاطر اپنے گھروں کو برباد کر رہے ہیں، سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔ اگلی نسلیں صرف آپ کی ہی اولاد نہیں، بلکہ جماعت احمدیہ اور قوم کا بھی سرمایہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ پھر فرمایا کہ انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے، گالی نکالتا ہے مگر سوچے اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ تمام برائیاں اور گناہ اس لئے سرزد ہوتے ہیں کہ ان کے کرتے وقت ہمارے دماغ میں شیطان آیا ہوتا ہے۔ نتائج سے بے پرواہ ہو کر کام ہوتا ہے۔ پس یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور اس بات پر بھی یقین کہ وہ ہمارے ہر قسم کے دھوکے، فریب چاہے وہ ہم معمولی سمجھ کر تھوڑا سا منافع کمانے کے لئے کر رہے ہیں یا اپنے کام میں سستی دکھا رہے ہیں تو یاد رکھیں ایسی باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اور جب خدا تعالیٰ کو پسند نہیں تو پھر اس کا بدلہ سزا کی صورت میں ہوگا۔ پس مومن کو کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر، اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لے کر اپنے معاشرتی، ملکی، بین الاقوامی، تمام معاملات پر تقویٰ سے چلنے کی طرف توجہ دلا دی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجھے یاد ہے، جب میں کینیا دورہ پر گیا تھا تو ایک دعوت پر وہاں کے ایک پرانے سیاستدان ملے اور کہنے لگے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بھی ملا ہوں، انہوں نے مجھے ایک نصیحت کی تھی جس کا مجھے بڑا فائدہ ہے اور وہ نصیحت یہ تھی کہ تم ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے پاس تمہاری تمام باتوں کا ریکارڈ بھی ہے، وہ غالباً عیسائی تھے، اگر ان کو فائدہ ہو سکتا ہے تو ایک حقیقی مومن جس کو خاص طور پر خدا تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اس کو کس قدر فائدہ ہوگا کہ اپنے کام کے انجام پر نظر رکھے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبلیغ اسلام کے لئے عجیب عجیب خیالات آتے تھے اور وہ رات دن اسی فکر میں رہتے تھے کہ یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچے۔ ایک دفعہ آپؑ نے تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہوتا کہ ہر شخص خود تبلیغ کر سکے۔ اس پر مختلف تجاویز ہوئیں، یعنی یہ پہچان ہو جائے کہ یہ احمدی ہے۔ اب صرف علیحدہ پہچان تو کوئی چیز نہیں ہے، یقیناً آپ کی یہی خواہش ہوگی کہ اس طرح جہاں لباس دیکھ کر اور پھر عملی اور اعتقادی حالت دیکھ کر غیروں کی توجہ ہوگی وہاں خود بھی احساس رہے گا کہ میں ایک احمدی کی حیثیت سے پہچانا جاؤں گا، اس لئے میں نے اپنی عملی اور اعتقادی حالت کو درست بھی رکھنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی جن کا نام حضرت شیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ ان پڑھ آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہؓ میں سے تھے۔ وہ فنافی الدین قسم کے آدمیوں میں سے تھے۔ یکہ چلاتے تھے۔ اخبار الحکم منگواتے تھے۔ سواریوں سے پوچھتے آپ میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے۔ اگر کوئی پڑھا ہوا ہوتا تو اسے کہتے یہ اخبار میرے نام آئی ہے ذرا اسے سنا تو دیجئے۔ یکے میں بیٹھا آدمی جھٹکے کھاتا ہے اور چاہتا ہے اسے کوئی شغل مل جائے، وہ خوشی سے پڑھ کے سنانا شروع کر دیتا ہے، جب وہ پڑھنا شروع کرتا تو آپ جرح

شروع کر دیتے کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپؑ فرماتے کہ یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے۔ کیونکہ مخالفت کے نتیجے میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست حاضر ہوئے اور انہوں نے آپؑ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے تبلیغ کی تھی۔ وہ بے ساختہ کہنے لگے مجھے مولوی ثناء اللہ نے تبلیغ کی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ جب بات حد سے بڑھ جاتی ہے تو پھر کسی حد تک ان باتوں کا جواب بھی دینا پڑتا ہے، عیسائی ہمیشہ رسول کریم ﷺ پر حملے کیا کرتے تھے اور مسلمان چونکہ ان کے حملوں کا جواب نہیں دیا کرتے تھے اس لئے عیسائی یہ سمجھا کرتے تھے کہ اسلام کے بانی میں عیب ہی عیب ہیں، اگر کسی میں عیب نہیں تو وہ یسوع کی ذات ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دنوں کے بعد دن گزرے، ہفتوں کے بعد ہفتے، سالوں کے بعد سال اور صدیوں کے بعد صدیاں، سات آٹھ سو سال تک عیسائی آنحضرت ﷺ کی ذات پر متواتر گند اچھالتے رہے اور مسلمان انہیں معاف کرتے رہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام جب لوگوں سے کہتے کہ تم دوسروں کا مال نہ لوٹو، اپنے مال کو ناجائز کاموں میں خرچ نہ کرو تو آپ کی باتوں سے آپ کی قوم حیران ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ شعیب (نعوذ باللہ) پاگل ہو گیا ہے اور دیوانوں کی سی باتیں کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لوگوں نے (نعوذ باللہ) پاگل کہا۔ جب آپؑ نے وفات مسیح کا مسئلہ لوگوں کے سامنے پیش کیا تو مسلمان سمجھ ہی نہ سکے کہ 1300 سال سے یہ مسئلہ امت محمدیہ کے اکابر پیش کرتے چلے آ رہے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں تو وہ فوت کس طرح ہو گئے؟

خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج (یہاں) یو کے میں سورج گرہن تھا۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی یہ گرہن نظر آیا۔ آنحضور ﷺ نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ خیرات اور نماز پڑھنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی۔ انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ ہم نے بھی یہاں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق نماز کسوف ادا کی۔ آنحضور ﷺ نے ان گرہنوں کو خاص طور پر بڑی اہمیت دی ہے۔ اس لئے جب آپؐ کی زندگی میں گرہن لگا تو اس حوالہ سے بہت سی احادیث ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ کہ اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔

حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں پہلے پہل ایک صاحب مولوی بدرالدین نامی تھے۔ ان دنوں میں فدوی کی عمر تقریباً پندرہ برس کی ہو گی۔ بندہ مولوی بدرالدین کے گھر کے سامنے ان کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن میں سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا۔ سبحان اللہ مہدی صاحب کی آمد کے علامات ظہور میں آ گئے اور ان کی آمد کا وقت آ پہنچا، بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے۔ مولوی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک فطرت اور پر اخلاص تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کر کے احمدی کیا۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ مسلمان برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے۔ چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اس مہدی اور مسیح کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی امام مہدی کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہو چکا ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ 1894ء کے آخر میں مہدی آخر والزماں کی مشہور علامت کسوف خسوف پوری ہو گئی۔ وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے جب ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جمال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسہ کے کمرہ کے اندر ساری جماعت کے سامنے جو الفاظ کہے تھے کہ مہدی وآخر الزماں کو اب تلاش کرنا چاہئے۔ باوجود اس نشان کے اعلان کرنے کے خود قبول مہدی وآخر الزماں سے محروم ہی چلے گئے۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مہدی کے بارہ میں کچھ نہ جانتے تھے۔

حضرت شیخ نصیر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے، مگر سکونِ قلب میسر نہ تھا، ان کا دل گواہی دیتا تھا کہ آنے والے کا وقت یہی معلوم ہوتا ہے لیکن امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا! اسی طرح ایک دفعہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ مولوی صاحب پریشانی کے عالم میں اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر سورج اور چاند گرہن کا ذکر کر کر کے کہہ رہے تھے کہ اب تو لوگوں نے مرزا صاحب کو مان لینا ہے۔ حضرت شیخ صاحبؓ کو سمجھ نہ آئی کہ مولوی کیوں پریشان ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم احمد یحیی باجوہ صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی کی وفات کا ذکر فرمایا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ سے پہلے سے لے کر وصال تک بے شمار اشتہار آپؑ نے شائع کروائے۔ یہ تمام اشتہار مذہبی دنیا کا ایک قیمتی خزانہ ہیں۔ آپؑ کی ایک تڑپ تھی کہ مسلمانوں کو بھی، عیسائیوں کو بھی اور دوسرے مذہب والوں کو بھی تباہ ہونے سے بچائیں۔ آپؑ اکیلے یہ کام کرتے تھے اور اس کے لئے سخت محنت کرتے تھے۔ بڑی بڑی تصنیفات تو آپؑ کی ہیں ہی، لیکن آپؑ کے چھوٹے اشتہارات سے بھی ہمدردی خلق اور دنیا کی اصلاح کا درد ظاہر کرتا ہے۔ دنیا کی اصلاح کے اس درد کو قائم رکھنا اور آگے چلانا، آپؑ کی جماعت کے افراد کا بھی فرض ہے۔

تین چار سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں سے فرمایا تھا کہ ورقہ دو ورقہ کے

پمفلٹ بنا کر تبلیغ کا کام کریں اوراس کا ٹارگٹ بھی دیا تھا کہ لاکھوں کی تعداد میں ہونا چاہئے جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دنیا کو پتہ چلے۔ دنیا کو پیغام ملے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر پھر سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سامان فرمایا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو جاری فرمایا ہے۔ جن جماعتوں نے اس سلسلہ میں کام کیا اس کے بڑے مثبت نتائج نکلے ہیں۔

سپین میں حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بھجا تھا۔ انہوں نے وہاں بڑا کام کیا ہے۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے سپینش ممالک میں اور میکسیکو میں جا کر یہ اشتہارات تقسیم کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوئے ہیں اور بیعتیں بھی ہوئیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہؓ کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جب شہدائے افغانستان پر پتھر پڑتے تھے تو وہ گھبراتے نہیں تھے بلکہ استقامت اور دلیری کے ساتھ ان کو قبول کرتے تھے۔ اور جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت نعمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے شہداء پر بہت زیادہ پتھر پڑے تو یہی کہا کہ یا الٰہی! ان لوگوں پر رحم کر! اور انہیں ہدایت دے۔

بات یہ ہے کہ عشق کا جذبہ جب انسان کے اندر ہو تو اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے۔ اس کی بات میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے چہرہ کی نورانی شعائیں لوگوں کے دل کھینچ لیتی ہیں۔

قادیان میں ہزاروں لوگ آئے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو کہا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا اور کوئی لفظ سنے بغیر بیعت کر لی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے دنیا میں سینکڑوں سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے ماہرین اور افسران بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں، ملکی پارلیمنٹوں کے ممبر احمدی ہیں اور اخلاص میں بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف دنیا داری ان میں آئی ہوئی ہے، بلکہ افریقہ میں بعض اہم وزارتوں پر بھی احمدی فائز ہیں۔

آج بھی گو خاص طور پر پاکستان میں اور عام طور پر بعض دوسرے مسلمان ممالک میں کچھ شدت ہے۔ احمدیوں کے حالات تنگ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کسمپرسی کی وہ حالت نہیں، مالی لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور باقی انتظامات بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بہت بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہے ہیں۔

دنیا کے کونے کونے میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پہنچ چکی ہے۔ جب مشکلات ہوتی بھی ہیں تو الیس اللہ بکاف عبدہ کی آواز آج بھی ہمارا سہارا بنتی ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر قائم ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نہ ہمیں کبھی چھوڑا ہے اور نہ کبھی چھوڑے گا۔ انشاء اللہ۔

اگر ہم اس کے ساتھ چمٹے رہیں، بے شک قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی قربانیاں دیتے بھی ہیں لیکن ہر قربانی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو لئے ہوئے نئی راہیں ہمیں دکھاتی ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم نعمان احمد انجم صاحب آف کراچی کی شہادت اور انجینئر مکرم فاروق احمد خان صاحب نائب امیر ضلع پشاور کی وفات کا ذکر فرمایا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا مسجد نمبر

خدا تعالیٰ کے فضل سے سال رواں 2016ء جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں پچاس سالہ جشن تشکر کی تقریبات کا سال ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا اپریل کا خصوصی شمارہ 'مسجد نمبر' شائع کر رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اسلام میں مسجد کا تصور، اہمیت اور افادیت کے موضوعات پر قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں مضامین اور مساجد کی تعمیر میں مالی قربانیاں کرنے والوں کے ایمان افروز واقعات لکھ کر مع مضمون نگار کی رنگین تصویر جلد از جلد بھجوا دیں۔

اسی طرح تمام امراء، ریجنل امراء اور صدران جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں نمازوں کے مراکز جو جماعت احمدیہ کی ملکیت ہیں، ان کی مختصر تاریخ اور جو سہولتیں موجود ہیں، ان کے تذکرے کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ایسے مراکز کی رنگین تصاویر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

آپ سے درخواست ہے اپنے مضامین جلد از جلد بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)

آؤ میرے چاند کی تم بھی پذیرائی کرو

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب

رنگ بادل تو دھنک بکھرا کے رخصت ہو گیا
تم یہی کہتے رہو ساون ابھی آیا نہیں

اس شکستہ ناؤ کے بندے بچانے کے لئے
ہم تو گھبرائے ہیں لیکن وہ تو گھبرایا نہیں

وہ جو رویا ساتھ اس کے آسماں بھی رو پڑا
وہ ہنسا تو کیا زمیں پر پھول رُت لایا نہیں

ہر کسی منڈیر پر اس نے تو دیپک رکھ دیا
تم نے آنکھیں موندھ لیں تم کو نظر آیا نہیں

تم نے خود چہروں پہ غفلت کی ردائیں اوڑھ لیں
ورنہ سورج پر تو بادل کا کوئی سایا نہیں

اس نے صحرا کے چمن زاروں کو جوبن دے دیا
تم نے جس کے سامنے دامن ہی پھیلایا نہیں

کتنی حیرت ہے کہ تم نے اس کی دستک نہ سنیں
کون ہے وہ جس کو اس نے فیض پہنچایا نہیں

آؤ میرے چاند کی تم بھی پذیرائی کرو
تم نے اڑتے جگنوؤں سے نور تو پایا نہیں

ہر مسافت کے لئے عابدؔ وہ منزل کا سراغ
اس کا فیضان نظر اس کی محبت کا چراغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے مربی سلسلہ قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان

اللہ تعالیٰ کی پیاری کتاب جو ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کامل ہدایت کی صورت میں نازل ہوئی اس کے ساتھ والہانہ عشق اور محبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ قرآن کریم کے ساتھ عشق و محبت اور تعظیم و تکریم کے انوکھے اسلوب آپ نے اپنائے اور ہمیں سکھائے اور دنیا کو دکھلائے۔ عشق و محبت قرآن کا جو طریق آپ نے اپنایا اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے قرآن کو اپنے دل میں اُتارا اور ہمارے سینوں میں داخل کیا۔ اس کی عظمت و جلال کو اغیار پر ایسا قائم کیا کہ ان پر ہیبت طاری ہو گئی اور اس کتاب کی حقانیت اور اس کی ندرت کو دیگر تمام کتب سماوی کے مقابل پر ثابت کر دکھایا اور اس کے لئے مخالفین کو مقابلہ کے لئے بھی بلایا۔ عشق و محبت کا یہ انداز دفاع قرآن کے لئے اور کہیں نظر نہیں آتا۔

آپ کے عشق قرآن کا ذکر مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس انداز میں فرمایا کہ آپ کی بعثت ایسے وقت میں ہوگی جو کہ لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ کا مصداق ہوگا۔ یعنی قرآن صرف تحریر کی صورت میں رہ جائے گا اور پھر رجل فارس اس قرآن اور ایمان کو ثریا ستارے سے لے کر زمین پر نازل ہوگا۔ گویا قرآن کریم کی عظمت اور اس کی تعلیمات کا قیام آپ کے بنیادی مقاصد بعثت میں سے ہے۔

وہ وقت آن پہنچا جب دین برائے نام رہ گیا، قرآن کی صرف عبارت۔ عبادت گاہیں ہدایت سے عاری ہو گئیں۔ دین کے عالم موجب فتنہ بن گئے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ہاں وہی رجل فارس میدان میں اترا جس نے ثریا سے ایمان کو لاکر زمین میں لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا۔ قرآن مجید کو طاقچوں سے نکال کر دلوں میں اتار دیا۔ آپ نے عشق قرآن کے وہ اسلوب سکھائے جو ناپید ہو چکے تھے۔ آپ نے قرآن فہمی، تدبر و تفکر، تفسیر القرآن، اغیار کو چیلنجز، و حقانیت و افضلیت قرآن کو ثابت کر کے اس حسین و جمیل کتاب کی اہمیت، عظمت، تکریم اور رفعت دلوں میں پیدا کی۔ غیروں کو مرعوب کیا اور انکی کتب کی حقیقت کھول کر ان پر قرآن کی عظمت ثابت کی۔ یہ وہ قرآن سے عشق حقیقی تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف خود اختیار فرمایا بلکہ اپنے ماننے والوں کو بھی اس عشق کی چاٹ لگائی جس کے نتیجہ میں سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عاشق قرآن، سیدنا حضرت محمود جیسے مفسر قرآن، سیدنا حضرت ناصر رحمہ اللہ جیسے مدبر قرآن اور سیدنا حضرت طاہر رحمہ اللہ جیسے مترجم و محقق قرآن پیدا کر دیئے اور آج سیدنا حضرت مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو عظمت قرآن سے آراستہ اور انوار قرآنی سے منور فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ قرآن کے نظارے ہمیں آپ کے بلند پایہ منظوم کلام میں بھی نظر آتے ہیں اور جو اردو، فارسی اور عربی زبان میں ہیں۔ یہ نظارے آپ کی درجنوں کتب اور ملفوظات میں بھی نظر آتے ہیں۔ یہ خوبصورت جھلکیاں ہم آپ کے اقوال میں بھی دیکھ سکتے ہیں اور آپ کے کردار میں بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں اور پھر آپ کے ارشادات میں بھی ہر جگہ پھیلی ہوئی دیکھی جا سکتی ہیں۔ آپ کا نثر یہ کلام ہو یا منظوم کلام۔ یہ عربی میں ہو یا اردو میں یا فارسی میں ہر جگہ عشق قرآن اور مدح و عظمت قرآن سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کیفیت کا آپ خود اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

’’میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ میں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔‘‘ (ستاتن دھرم۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 474)

قرآن پر تفکر و تدبر

قرآن کریم پر تفکر و تدبر کی عادت گویا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ محبت الٰہی، محبت رسول اور فرقان مجید سے عشق یہ آپ کی سیرت کا حاصل ہے۔ آپ کی اس کیفیت کا بیان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

آپ کے مشاغل بجز عبادت و ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید اور کچھ نہ تھے۔ آپ کو یہ عادت تھی کہ عموماً ٹہلتے رہتے اور پڑھتے رہتے۔ دوسرے لوگ جو حقائق سے ناواقف تھے وہ اکثر آپ کے اس شغل پر ہنسی کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت اس پر تدبر اور تفکر کی بہت عادت تھی۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے کہ آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔ اس قدر تلاوت قرآن مجید کا شوق اور جوش ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی اس مجید کتاب سے کس قدر محبت اور تعلق تھا اور آپ کو کلام الٰہی سے کیسی مناسبت اور دلچسپی تھی اسی تلاوت اور پُر غور مطالعہ نے آپ کے اندر قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کے اظہار کے لئے ایک جوش پیدا کر دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے علوم قرآنی کا ایک بحر ناپیدا کنار آپ کو بنا دیا تھا۔

(حیات احمدؑ جلد اول، حصہ دوم از شیخ یعقوب علی عرفانی۔ قادیان: نظارت اشاعت، صفحہ 172-173)

قرآن کریم پر تفکر اور تدبر کی ایک روایت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصنیف سیرۃ المہدی میں درج کی ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایک بار آپ قادیان سے بٹالہ بذریعہ پالکی روانہ ہوئے۔ یہ کئی گھنٹوں کا سفر بنتا ہے۔ آغاز سفر میں ہی آپ نے قرآن کریم کھول لیا اور سورۃ فاتحہ ہی پڑھتے گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے سارا راستہ کوئی ورق نہ الٹا بلکہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور تدبر و تفکر میں مصروف رہے اور اس کے حسن اور مطالب پر غور فرماتے رہے۔ یہ تھا قرآن کریم کے ساتھ آپ کا عشق جو آپ کے دل موجزن میں تھا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول از مرزا بشیر احمدؓ۔ روایت نمبر 438)

قرآن سننے سے افاقہ ہو گیا

سیرۃ المہدی میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے

اپنے ماموں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی ہے جس سے حضور علیہ السلام کے عشق قرآن کی ایک منفرد صورت ہمارے سامنے آتی ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ بیان کرتے ہیں ایک روز (جس دن حسین کامی سفیر روم قادیان آیا) مغرب کے بعد حضور علیہ السلام شاہ نشین پر مسجد مبارک میں احباب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ آپ کو دوران سر کا دورہ شروع ہوا اور آپ شاہ نشین سے نیچے اتر کر فرش پر لیٹ گئے اور بعض لوگ آپ کو دبانے لگ گئے مگر حضور نے ان سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر دوست رخصت ہو گئے تو آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں مولوی صاحب مرحومؓ دیر تک نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کو افاقہ ہو گیا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول از مرزا بشیر احمدؓ۔ روایت نمبر 462، صفحہ 439)

سر درد کے دوران حضور علیہ السلام اپنے مرید خاص جو انتہائی خوش لحن بھی تھے ان سے قرآن شریف سننے کی فرمائش کرتے ہیں اور پھر اسی کلام پاک کے سننے سے آپ کو افاقہ بھی ہو جاتا ہے۔

قرآن سنتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر آئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید خاص اور جلیل القدر صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایڈیٹر بدر اور مجاہد امریکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ قرآن کا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپؑ خدام کے ساتھ سیر کے لئے جا رہے تھے اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمان صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر میں نے آپ کو روتے نہیں پایا۔ حالانکہ آپ کو مولوی صاحبؓ کی وفات کا نہایت صدمہ تھا۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بالکل درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت کم روتے تھے اور آپؑ کو اپنے آپ پر بہت ضبط حاصل تھا اور جب کبھی آپؑ روتے بھی تھے تو صرف اس حد تک روتے تھے کہ آپؑ کی آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں۔ اس سے زیادہ آپ کو روتے نہیں دیکھا گیا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول از مرزا بشیر احمدؓ۔ روایت نمبر 436، صفحہ 393-394)

عشقِ قرآن سے معمور کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب عشق قرآن اور محاسنِ قرآن کے بیان سے معمور ہیں۔ آپ نے اپنے نثریہ کلام میں قرآن کریم کے عظیم الشان معارف، حقائق، دقائق اور لطائف بیان فرمائے ہیں۔ آپ کے منظوم کلام میں انتہائی محبت اور عشق میں ڈوبی ہوئی کیفیات کا بیان ہے۔ یہ کلام عربی، فارسی اور اردو زبانوں سب میں موجود ہے۔ اردو کے چند اشعار بطور نمونہ درج کر رہا ہوں۔ ایک مقام پر آپ نے فرمایا:

ع قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن کریم کے ساتھ محبت اور عشق کا بہت ہی خوبصورت اظہار اس مصرع میں آپؑ نے فرمایا ہے۔

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

خدمتِ قرآن کی نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمر بھر خدمتِ قرآن پر کمربستہ رہے اور آپ نے اپنے عشق قرآن کا اظہار اپنے عمل سے کر کے دکھایا۔ یہی کیفیت اور جذبہ آپ دوسروں میں بھی دیکھنا چاہتے ہیں اپنے فارسی منظوم کلام میں آپ فرماتے ہیں۔

ع

اے بے خبر بخدمت قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

اے بے خبر قرآن کریم کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جا تا قبل اس کے کہ یہ پکار سنائی دے کہ فلاں شخص اب دنیا میں نہیں رہا۔

پس آج ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بھی قرآن کریم کی خدمت میں کمربستہ ہو جائیں۔ قرآن کریم کے ساتھ وہ محبت اور پیار کریں جو کسی اور نے نہ کیا ہو۔ عشق و محبت کے وہ اسلوب اپنائیں جن کا نمونہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دکھایا ہے۔

تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیروکاروں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اس سے پیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مُصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26-27)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ رسول ﷺ

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حسن و احسان میں درجہ کمال پر فائز تھے۔ آپ ایک ایسا وجود تھے جن سے محبت کے سوتے پھوٹتے اور ہر قریب آنے والے کو سیراب کرتے۔ اور جو بھی یوں فیض یاب ہوتا اس کے لئے اس قرآنی حکم پر عمل کرنا عین راحت ہو جاتا۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط

(سورۃ شوریٰ 24:42)

ترجمہ: تو کہہ دے میں اپنی خدمت کے بدلے میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ سوائے اس محبت کے جو اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے کی جاتی ہے۔

اسی لئے وہ سب اصحاب جو آپ کے گرد جمع ہوئے وہ آپ کے عشق میں گرفتار اور سرشار رہے۔ آپ کے قریب رہنے اور آپ کی باتیں سننے کے ایسے شیدائی کہ گھر بار چھوڑ کر اصحاب صفّہ بن گئے۔ مطیع ایسے کہ اُس حکم پر بھی عامل ہوئے جس کے مخاطب وہ نہ تھے۔ آپ کی عافیت کے ایسے طلبگار کہ یہ بھی پسند نہ کیا کہ اپنی جان کے بدلے آقا کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔ اپنے باپ، بھائی، بیٹے اور شوہر کی زندگی پر اس خبر کو مقدم سمجھا کہ آپ خیریت سے ہیں۔ آپ کے آگے پیچھے، دائیں بائیں حفاظتی دیوار بنے رہے اور انتہا یہ کہ جب آپ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے تو محبت کے یہ مارے ایسے دیوانے ہوئے کہ ایک ہوش مند نے تلوار کھینچ لی کہ کوئی اس تلخ حقیقت کو زبان پر نہ لائے۔ غرضیکہ عشاق کا یہ ایک ایسا گروہ تھا جو اپنی مثال آپ ہے۔

نسلِ انسانی کی خوش بختی ہے کہ یہ مقدر تھا کہ عشق کی اس داستان کو ایک بار پھر دہرایا جائے۔ آخرین کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی اس خبر میں کہ

ما انا علیہ و اصحابی

کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوں گے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الایمان)

یقیناً محبت کا یہ باب بھی شامل تھا۔

آخرین کی اس جماعت کے سرخیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی موعود تھے۔ جنہوں نے اس دور میں آں حضرت ﷺ سے بے مثل محبت کی۔ یہ عشق اپنی خوش نظری میں قوس وقزح کی طرح رنگا رنگ ہے۔ ان رنگوں میں سے چند کو نو (9) عناوین کے تحت بیان کی ایک کوشش درج ذیل ہے۔

1۔ اظہارِ محبت

یہ خدائی تقدیر تھی کہ آپ کا نام احمد کا غلام رکھا گیا اور پیدائش کی گھڑی کے ساتھ ہی عشق رسول آپ کا راستہ ٹھہرا۔ آپ اس راستہ پر تیزی سے آگے بڑھے۔ اور پھر آپ کی تمام زندگی اس عشق سے معطر رہی۔ آں حضرت ﷺ سے آپ کے عشق ذاتی کا اظہار کئی رنگ میں بار بار ہوا۔ مثلاً

محبت سے بھیگی آنکھیں:

آپ کے صاحبزادے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بیان کیا:

'یہ خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوا اور ... میں آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آ گئی ہو۔''

(سیرت طیبہ مجموعۂ تقاریر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 27-28)

ایک عجیب آرزو کا اظہار:

'ایک ساتھی نے روایت کیا کہ وہ باہر سے مسجد میں آئے تو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے ٹہل رہے ہیں۔ کچھ گنگناتے جاتے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ قریب ہو کر سنا تو حضرت حسان بن ثابت ؓ کا وہ عربی شعر آپ کے زیر لب تھا جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر کہا تھا اور جس کا اردو ترجمہ یوں ہے:

ترجمہ: تو میری آنکھ کی پُتلی تھا آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے اور اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے گھبرا کے پوچھا حضرت کیا بات ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

'میں اس وقت یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا!' (ایضاً۔ صفحہ 28)

اور محبت کی بے بسی

ایک بار گھریلو ماحول میں حج کا ذکر شروع ہو گیا اور خاندان کے ایک بزرگ نے سفر کی سہولتوں کے پیش نظر یہ خواہش کی کہ حج کو چلنا چاہیے۔ زیارت حرمین شریفین کے تصور سے یکدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھیں بھر آئیں۔ آپ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا:

''یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آں حضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا۔''

(ایضاً۔ صفحہ 35-36)

2۔ ذکرِ محبوب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے محبوب کے ذکر سے کبھی نہ تھکتے۔ آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنا آپؑ کا سدا معمول رہا جو اس کیفیت کو بھی پہنچا کہ فرمایا:

'ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد ﷺ کی طرف بھیجی تھیں'

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 576، حاشیہ در حاشیہ 3)

آپ جب بھی آنحضور ﷺ کا ذکر کرتے ہمیشہ دلی محبت کے ساتھ 'ہمارے رسول' کہہ کر فرماتے اور جب بھی قلم اٹھاتے،

نثر ہو یا نظم، اردو ہو، فارسی یا عربی، اس میں عشقِ رسول ﷺ کا بیان در آتا۔ یہ تحریریں حد درجہ جذب اور دلی تعلق کی مظہر ہیں اور پڑھنے والوں کو بھی اس در کا دیوانہ بناتی ہیں۔ بطور مثال ایسے چند جملے درج ذیل ہیں۔

’دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا جس کا نام ہے محمد ﷺ۔‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 301)

’اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر النّاس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے۔‘

(براہین احمدیہ روحانی۔ خزائن، جلد1 صفحہ 557 حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

’اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو، اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد دوم، صفحہ 9۔ نیا ایڈیشن)

’میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد22، صفحہ 67)

’آنحضرت ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں محبت اور تعظیم اور اطاعتِ آنحضرت ﷺ ہے اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔‘

(عصمتِ انبیاء۔ روحانی خزائن، جلد18، صفحہ 680۔ ایڈیشن 2008ء)

شعر محبت کے اظہار کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عشقِ رسول میں اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لئے اس واسطے کو بھی خوب استعمال فرمایا اور اردو، فارسی اور عربی زبان میں عشق و محبت میں ڈوبے لافانی شعر کہے مثلاً:

ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 225)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 456)

دریں راہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
تو جان ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 649)

ترجمہ: واللہ اگر آپ کے راستہ میں مجھے قتل کیر دیا جائے یا میرے وجود کو جلا کر راکھ کر دیا جائے تب بھی میں آپ کے در سے منہ نہ موڑوں گا۔ اے محمد کی جان! تجھ پر میری جان قربان کہ تو نے میرے وجود کو اپنے عشق سے منور کر رکھا ہے۔

در رہ عشق محمد ایں سر و جانم رَوَد
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 63)

ترجمہ: میرے دل میں یہی تمنا، یہی دعا اور یہی پختہ ارادہ ہے کہ عشقِ محمد کے راستہ میں جان اور اپنا سر پیش کر دوں۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 185)

ترجمہ: میں خدا کے بعد محمد ﷺ کے عشق میں سرشار ہوں اگر یہی کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن، جلد13 صفحہ 157 حاشیہ)

ترجمہ: محمد ﷺ ہی دونوں جہانوں کا امام اور چراغ ہے۔ محمد ﷺ ہی زمین و زماں کا روشن کرنے والا ہے۔ میں خوفِ خدا کی وجہ سے اُسے خدا تو نہیں کہتا مگر خدا کی قسم اس کا وجود اہل جہاں کے لئے خدا نما ہے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

ترجمہ: اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمد ﷺ ہی خود محمد کی دلیل ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 649)

یا حب انک قد دخلت محبۃ
فی مھجتی و مدارکی و جنانی
جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 59)

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری محبت رگ و ریشہ میں اور میرے دل میں اور میرے دماغ میں رچ چکی ہے۔ میری روح تو تیری ہو چکی ہے مگر میرا جسم بھی تیری طرف پرواز کرنے کی تڑپ رکھتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اُڑنے کی طاقت ہوتی۔

3۔ غیرتِ محبوب

محبوب کے لئے غیرت، محبت کا ایک لازمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشقِ رسول کا یہ رنگ بھی نمایاں تھا۔ آپ کے بڑے بیٹے نے بیان کیا:

”آنحضرت ﷺ کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آں حضرت کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے۔

(سیرت المہدی۔ جلد اول از قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، 2008ء، صفحہ 201)

بدزبان عیسائیوں اور آریوں کے آنحضور ﷺ پر ناپاک حملے آپ کو بہت دکھ دیتے اور درد بھرے دل سے بے ساختہ یہ صدا نکلتی:

’خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور آسائشوں کو کھودوں۔ تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول کریم ﷺ پر ناپاک حملے کئے جائیں۔

(ترجمہ از عربی آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 15)

’میں سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں

کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔'

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 495)

اسی غیرت کے اظہار کا واقعہ تھا کہ آں حضرت ﷺ کے خلاف بدزبانی کرنے والے ایک دشمن لیکھرام نامی کے سلام کرنے پر آپ نے یہ کہہ کر منہ پھیر لیا کہ 'ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔'

(سیرت طیبہ مجموعۂ تقاریر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 31)

4۔ محبوب کی گلی

آقا سے محبت کا ایک لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ آپ نے ان تمام افراد سے بھی محبت کی جو آں حضرت ﷺ سے قریب تھے یا جو قربت کے دعویدار تھے۔ ان میں اصحابِ رسول، آلِ رسول اور اُمتِ رسول سب شامل ہیں۔

اصحابِ رسول کی آپ نے خوب مدح کی جیسا کہ فرمایا:

'رسول اللہ ﷺ کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔' (ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 60)

اور 'صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت ﷺ کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔... پس وہی شخص آنحضرت ﷺ کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے۔'

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 527)

اس حوالہ سے آپ نے یہ اصول ٹھہرایا کہ:

'یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی۔' (ایضاً۔ صفحہ 527)

آل رسولؐ سے محبت کا اظہار اس واقعہ سے خوب ہوتا ہے جو آپؑ کی ایک صاحبزادی نے یوں روایت کیا ہے:

"ایک بار محرّم کے دنوں میں آپ نے مجھے اور چھوٹے بھائی کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا 'آؤ میں تمہیں محرّم کی کہانی سناؤں۔'"

پھر حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ سناتے جاتے اور آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتے جاتے۔ آخر میں بڑے دکھ سے فرمایا:

'یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔'

(سیرت طیبہ مجموعۂ تقاریر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 36-37)

محبت کے اس باب میں آپ کا مسلک اس شعر سے نمایاں ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 645)

ترجمہ: میری جان اور دل حضرت محمد ﷺ کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آلِ محمد ﷺ کے کوچہ پر قربان ہے۔

امتِ رسول:

آپ اپنے ان ہم عصر علماء کے لئے بھی جو آپ کو کافر جانتے اور سخت سست کہتے صرف اس لئے محبت کا دامن وار کھتے کہ وہ بھی آنحضور ﷺ سے محبت کے دعویدار ہیں جیسا کہ آپ کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٰ حُبّ پیمبرم

(ازالہ ادہام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 182)

ترجمہ: تاہم اے میرے دل تو ان کا خیال رکھ کیونکہ یہ لوگ آخر میرے پیغمبر ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

اس مسلک پر عمل کرتے ہوئے آپ نے اپنی مختلف تحریرات میں خدا ترس اہل اسلام علماء کا ان الفاظ سے ذکر فرمایا:

'مسلمان'، 'مومن'، 'بزرگ'، 'دانشمند'، 'اپنے بھائی'، 'اسلام کے سچے محبّ'، 'مومنوں کے آثار باقیہ'، 'نیک لوگوں کی ذریت'، 'قوم کے منتخب لوگ'، 'بزرگان دین'، 'قوم کے چمکتے ہوئے ستارے'۔

(ذکر حبیبؑ از مولانا نسیم سیفی۔ ربوہ: نظارت اشاعت ربوہ، 1975ء، صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے لئے اپنی دلی نیک خواہشات کے ہم رنگ آپ کو یہ خوش خبریاں بھی دیں کہ

'بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔' (براہینِ احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد1، صفحہ 623)

ترجمہ: 'خوشی وخرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب پہنچ گیا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے۔'

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد18، صفحہ 511)

نیز آپؑ نے فرمایا:

'چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند'

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 396)

ترجمہ: جب فارسی الاصل روحانی بادشاہ کا دَور شروع ہوگا تو ظاہری مسلمانوں کو از سرِ نو مسلمان کیا جائے گا۔

6۔ محبوب کی خاطر

آنحضرت ﷺ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا ایک مسلسل اظہار وہ جدوجہد تھی جو آپ نے اس پیغام کے دفاع اور اشاعت کے لئے کی جو آنحضور ﷺ کے ذریعہ دنیا کو عطا ہوا۔ دین حق کے دفاع میں آپ نے عظیم جہاد کیا اور تمام غیر مذاہب کو ہر طرح للکارا۔ مقابلے، مباحثے، مناظرے، مباہلے، انعامات کی پیش کش، عذاب کی پیش خبریاں، غرضیکہ کوئی طریق نہ چھوڑا اور سب پر اتمام حجت کر دی۔ نیز آئیندہ اس مقابلہ کے لئے بھی ایک عظیم علمِ کلام چھوڑا۔

اس کام کو جاری رکھنے کے لئے آپ نے جو جماعت بنائی اس کا دامن بھی حبِّ رسول سے باندھا اور دس شرائط بیعت میں اس حوالہ سے یہ دو شرطیں بھی شامل کیں:

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(اشتہار تکمیلِ تبلیغ 12 جنوری 1889ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 189 - 190)

بعد میں جب مردم شماری کے وقت جماعت کا نام رکھنے کی ضرورت پڑی تو آپؑ نے یہ نام بھی آنحضرت ﷺ کے حوالے سے ہی رکھا۔ جیسا کہ فرمایا:

'اس فرقہ کا نام... فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے ایک محمد ﷺ اور دوسرا احمد ﷺ... مدینہ کی زندگی میں اسم محمد ﷺ کا ظہور ہوا... لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسمِ احمد ظہور کرے گا... پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔'

(اشتہار واجب الاظہار 4 نومبر 1900ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد دوم۔ نیا

ایڈیشن۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 473)

6۔ محبوب کا رنگ

محبت انسان کو محبوب جیسا بننے پر اکساتی ہے۔ اس جہت سے بھی آپ کا عشق رسول ایک بے مثل رنگ رکھتا ہے۔ آپ نے ساری زندگی اور اپنے ہر قول وفعل میں اپنے آقا کی متابعت کا اتنا خیال رکھا کہ اطاعت رسول ﷺ آپ کے مزاج کا ایک لازمی حصہ بن گئی۔ اس سے ہٹ کر آپ نہ کچھ سوچتے، نہ بولتے اور نہ کرتے۔ آپ کی حیات کا ورق ورق اتباع رسول کے نور سے منور نظر آتا ہے۔ حسنِ خلق، حسنِ معاملہ، حسنِ معاشرت، شفقت ومحبت، مہمان نوازی، دوست داری، ایفائے عہد، عیادت وتعزیت، عفوو درگزر، برداشت و رواداری،، سادگی و بے تکلفی محنت و مشقت، عبادت وریاضت، سچائی، عدل وانصاف، جودوسخا، ایثار، مساوات، تواضع، اپنے ہاتھ سے کام کرنا، عزم واستقلال، شجاعت غرضیکہ سب طریق محبوب کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

7۔ محبوب کے نام

اس عشق کا ایک عجیب رنگ یہ تھا کہ جب اس کامل اطاعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقبول کیا اور یہ قرآنی وعدے پورے ہوئے کہ:

فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران 3:32)

ترجمہ: میری اتباع کرو (اس صورت میں) اللہ تم سے محبت کرے گا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا o (سورۃ النساء 4:70)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

تو آپ نے کمال محبت سے اس انعام کو بھی آقا کی طرف لوٹایا اور تکرار سے یہ اظہار ضروری سمجھا کہ:

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 456)

۲۔ ’اگر میں آنحضرت ﷺ کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔‘

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 411-412)

۳۔ ’میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولا فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 64)

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 645)

ترجمہ: معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں۔ یہ محمدؐ کے کمالات کا سمندر میں سے ایک قطرہ ہے۔

8۔ اعترافِ عشق

آنحضرت ﷺ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اتنا منفرد اور بے مثال تھا کہ جس نے دیکھا اعتراف کیا۔

۱۔ آپ کو ہر دم قریب سے دیکھنے والے آپ کے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے یہ شہادت دی کہ:

’آنحضرت ﷺ سے تو والد صاحب کو عشق تھا ایسا عشق میں نے کبھی کسی شخص میں نہیں دیکھا۔‘

(سیرت المہدی۔ جلد اول از قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، 2008ء، صفحہ 201)

۲۔ ایک اور بیٹے نے اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

’آپ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رواں رواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کے عشق سے معمور تھا۔‘

(سیرت طیبہ مجموعہ تقاریر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 27)

۳۔ 1886ء میں بمبئی کے سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نے اپنے پیر رشید الدین صاحب العلم (جھنڈے والے پیر) (حروں کے اولیں پیشوا پیر صاحب پگاڑا کے بھائی) سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بارے میں راہنمائی کے لئے درخواست کی۔ پیر سائیں نے اپنے جوابی خط میں تین تصدیقی شہادتیں درج فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی:

’خواب میں ہم نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) پر کفر کے فتوے دیئے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

در عشق ما دیوانہ شدہ است
یعنی وہ ہمارے عشق میں دیوانہ ہوا ہے۔‘

(مکتوبات احمدؑ، جلد سوم، صفحہ 262)

۴۔ تاہم اس عشق پر اصل گواہی وہ فضلِ الٰہی تھا جو 30/ 31 سال کی عمر میں آپ پر زیارتِ رسول کی شکل میں ہوا جس کا ذکر آپؑ نے یوں فرمایا:

’اوائل جوانی میں ایک رات میں نے رویا میں (حضور ﷺ کو) دیکھا۔ ... آپؐ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پُر شفقت و پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین وجمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ ... (پھر آپ نے کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں آنحضور ﷺ سے خواب میں اپنی گفتگو کا حال لکھا اور اسکے بعد) میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی اونچی ہوگئی ہے حتی کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور میرے آنسو بہہ رہے تھے پھر میں بیدار ہوگیا اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا۔‘

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 548-549)

9۔ انتہائے عشق

اس عشق کی انتہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل عربی مصرعہ سے ظاہر ہے:

ساء دخل من عشقی بر و ضۃِ قبرہ

کہ میں اپنے عشق کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی قبر کے روضہ مبارک میں داخل ہو جاؤں گا۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن، جلد 7 صفحہ 95)

اس اظہار میں آپؑ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے عشق کی انتہا اس پیشگوئی کی تکمیل قرار دیا ہے جو امت کے موعود مسیح کے بارے میں آں حضرت ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی تھی کہ:

فیدفن معی فی قبری وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔

(مشکوۃ باب نزول عیسی۔ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع دہلی، صفحہ 480)

(باقی صفحہ 26)

جری اللہ فی حلل الانبیاء

مکرم مولانا عبدالنور عابد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ جب کسی کو نبی بنا کر اس دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو اس شخص کے دل سے غیر اللہ کا خوف اور ڈر اس طرح مٹا دیتا ہے کہ لوگ اسے دیوانہ سمجھتے ہیں۔ خدا کے یہ شیر ہر مشکل اور مصیبت کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی ایک آہنی دیوار کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مصائب کے پہاڑ بھی ان کے بلند عزائم کو متزلزل نہیں کر سکتے۔ انبیاء کا وجود اپنی امت کے لئے بھی بلند حوصلہ کی مثال ہوتا ہے۔ دیگر انبیاء کی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہایت پُر خطر حالات سے گزرنا پڑا مگر مصائب و آلام آپ کے عزم واستقلال پر ذرہ برابر اثر انداز نہ ہو سکے۔ مخالفین نے آپ کے خلاف نہ صرف گندی زبان استعمال کی اور مختلف جھوٹے مقدمے بنائے بلکہ آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بھی باندھے۔ لیکن خدا کا یہ شیر خدا پر توکل کرتا ہوا اور ہر دشمن کو للکارتا اور یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ تم مجھے قتل کرنے پر ہرگز قادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس نے خود میری حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اور یاد رکھو میں خدا کے اس بار کو جو اس نے میرے سپرد کیا ہے ہر حال میں اٹھاتا رہوں گا اور تم میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔

آپؑ کی تحریرات میں سے آپؑ کی بہادری کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ آپؑ کی سرشت میں واقعی ناکامی کا خمیر نہیں تھا اور ہر حال میں خدا کا پیغام پہنچانا جانتے تھے خواہ حالات کیسے بھی ہوں۔ آپ نے ہر ایک مخالف کو اپنے مقابلہ کے لئے بلایا مگر کسی میں اتنی سکت نہ تھی کہ خدا کے اس مسیح کا مقابلہ کر سکے۔ وہ مسیح جس کو خدا تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء بنا کر بھیجا یعنی خدا کا پہلوان نبیوں کے لباس میں۔ پس کون تھا جو خدا کے اس شیر کی للکار کا جواب دیتا۔

چند اقتباسات نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپؑ خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے ہر معرکہ میں اپنے مقابلہ میں آہنی عزم کے ساتھ آگے ہی بڑھتے گئے اور خدا کا یہ شیر دشمنوں کو للکارتا رہا۔

مجھے قتل کر دینا تمہارے اختیار میں نہیں

’’ہم نہیں جانتے کہ ہم نے ان کا کیا گناہ کیا ہے راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے ہاں چونکہ یہ لوگ کسی طور سے ناراستی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اس لئے سچ کہنے والے کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں سو چونکہ ہمارے نزدیک کلمہ حق سے خاموش رہنا اور جو کچھ خدائے تعالی نے صاف اور روشن علم دیا ہے وہ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب گناہوں سے بدتر گناہ ہے اس لئے ہم ان کی قتل کی دھمکیوں سے تو نہیں ڈرتے اور نہ بجز ارادہ الٰہی قتل کر دینا ان کے اختیار میں ہے۔‘‘ (شحنہ حق۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 326)

’’اے آریو ہمیں قتل سے تو مت ڈراؤ۔ ہم ان ناکارہ دھمکیوں سے ہرگز ڈرنے والے نہیں۔ جھوٹ کی بیخ کنی ہم ضرور کریں گے۔ اور تمہارے ویدوں کی حقیقت ذرہ ذرہ کر کے کھول دیں گے۔‘‘

(شحنہ حق۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 330)

کوئی ہے جو میرے مقابلہ کے لئے سامنے آئے؟

’’جو نامی اور مشاہیر صوفیوں اور پیرزادوں اور سجادہ نشینوں میں سے ہو اور انہیں حضرات علما کی طرح اس عاجز کو کافر اور مفتری اور کذاب اور مکار سمجھتا ہو اور اگر یہ سب کے سب مقابلہ سے منہ پھیر لیں اور کچے عذروں اور نامعقول بہانوں سے میری اس دعوت کے قبول کرنے سے منحرف ہو جائیں تو خدائے تعالی کی حجت ان پر تمام ہے میں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے لہذا میں حضرات مذکورہ بالا کو مقابلہ کیلئے بلاتا ہوں کوئی ہے جو میرے سامنے آوے؟‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 325)

خدا مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا

’’اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو گیا تو اپنے ناحق پر ہونے کا خود اقرار شائع کر دوں گا اور پھر میاں نذیر حسین صاحب اور شیخ بٹالوی کی تکفیر اور مفتری کہنے کی حاجت نہیں رہے گی اور اس صورت میں ہر ایک ذلت اور توہین اور تحقیر کا مستوجب وسزاوار ٹھہروں گا اور اسی جلسے میں اقرار بھی کردوں گا کہ میں خدائے تعالی کی طرف سے نہیں ہوں اور میرے تمام دعاوی باطل ہیں اور بخدا میں یقین رکھتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ میرا خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا اور کبھی مجھے ضائع ہونے نہیں دے گا۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 330)

’’جو لوگ مجھے مفتری سمجھتے ہیں اور اپنے تئیں صاف پاک اور متقی قرار دیتے ہوں میں ان کے مقابل پر اس طور کے فیصلہ کے لئے راضی ہوں کہ چالیس دن مقرر کئے جائیں اور ہر ایک فریق اعملوا علی مکانتکم اِنی عامِل پر عمل کر کے خدا تعالیٰ سے کوئی آسمانی خصوصیت اپنے لئے طلب کرے۔ جو شخص اس میں صادق نکلے اور بعض مغیبات کے اظہار میں خدائے تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جائے وہی سچا قرار دیا جائے۔ اے حاضرین اس وقت اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کرو کہ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی محمد حسین صاحب چالیس دن تک میرے مقابل پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے وہ آسمانی نشان یا اسرار غیب دکھلا سکیں جو میں دکھلا سکوں تو میں قبول کرتا ہوں کہ جس ہتھیار سے چاہیں مجھے ذبح کریں اور جو تاوان چاہیں میرے پر لگاویں۔‘‘ (الحق لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 124)

بارزت لِلہ المھیمنِ غیرۃ
ادعو عدو الدین فی المیدانِ

میں اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کی راہ سے میدان میں نکلا ہوں اور دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں۔

واللہ انی اول الشجعانِ
وستعرفن اذا التقی الجمعانِ

اور بخدا میں سب بہادروں سے پہلے ہوں اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

من کان خصمی کان ربی خصمہ

قد بارز المولی لمن بارانی

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا خدا اس کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

(نور الحق۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 223)

جو مجھے کاٹنا چاہے گا خود کاٹا جائے گا

''ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دن رات اس نور الٰہی کے بجھانے کیلئے کوشش کر رہے ہیں اور ہر قسم کے مکر عمل میں لا رہے ہیں اور لوگوں کو بہکا رہے ہیں اور ناخنوں تک حق کو مٹانے کیلئے زور لگا رہے ہیں کفر کے فتوے لکھ رہے ہیں اور آزار دہی کے تمام منصوبے گھڑ رہے ہیں یہاں تک کہ بٹالوی صاحب نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جا کر سیاپا کریں غرض کوئی دقیقہ مکر اور فریب اور سعی اور کوشش کا اٹھا نہیں رکھا اور ایک جہان اپنے ساتھ کر لیا ہے اور جیسا کہ میں نے بٹالوی صاحب کو ان تمام واقعات سے پہلے اس الہام کی خبر دی تھی کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔ اب وہی صورت پیدا ہو رہی ہے لوگوں نے یہاں تک دشمنی کی ہے کہ رشتہ ناطہ کو چھوڑ دیا ہے۔ باوجود ان تمام کارسازیوں کے جو کمال کو پہنچ گئی ہیں بالآخر ہم فتح پا جائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہوگا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں ہوں تو اس عاجز پر جو کچھ عنایات اللہ جل شانہ کی وارد ہو رہی ہیں وہ سب نشان ہی ہیں۔ دیکھو خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔ لیکن اس عاجز کے دعویٰ مجدد اور مثیلِ مسیح ہونے اور دعویٰ ہم کلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہ تعالیٰ گیارھواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ کیا یہ نشان نہیں ہے کہ الہامی پیشگوئیوں کے بالمقابل آزمائش کے لئے کوئی اس عاجز کے سامنے نہیں آسکتا اور اگر آوے تو خدائے تعالیٰ اس کو سخت ذلیل کرے ایسا ہی صدہا تائیدات الٰہیہ شامل حال ہو رہی ہیں۔ میں حضرت قدس کا باغ ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائے گا مخالف روسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار یہ سب نشان ہیں مگر ان کیلئے جو دیکھ سکتے ہیں۔''

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 397-398)

میں کسی کے کہنے سے رک نہیں سکتا

''میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کیلئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 35)

سزائے موت کے لئے بھی تیار ہوں

''اگر اللہ تعالیٰ کی عادت نشان دکھلانا نہیں ہے تو اس دین اسلام کی تائید کے لئے کیوں نشان دکھلاتا ہے اس لئے کیا کبھی ممکن ہے کہ ظلمت نور پر غالب آجاوے۔ آپ یہ سب باتیں جانے دیں میں خوب سمجھتا ہوں کہ آپ کا دل ہرگز ہرگز آپ کے ان بیانات کے موافق نہ ہوگا بہتر تو یہ ہے کہ اس قصہ کے پاک کرنے کے لئے میرے ساتھ آپ کا ایک معاہدہ تحریری ہو جائے اگر میں ان شرائط کے مطابق جو اس معاہدہ میں کہوں گا کوئی نشان اللہ جل شانہ کی مرضی کے موافق پیش نہ کر سکوں تو جس قسم کی سزا آپ چاہیں اس کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں بلکہ سزائے موت کے لئے بھی تیار ہوں۔''

(جنگِ مقدس۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 184)

میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

(انوار الاسلام۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 23)

کون ہے جو مجھ سے منہاج نبوت پر مقابلہ کرے

''دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 49)

آسمان کے نیچے کوئی نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے

''مجھے خدا نے اپنی طرف سے قوت دی ہے کہ میرے مقابل پر مباحثہ کے وقت کوئی پادری ٹھہر نہیں سکتا اور میرا رعب عیسائی علما پر خدا نے ایسا ڈال دیا ہے کہ ان کو طاقت نہیں رہی کہ میرے مقابلہ پر آسکیں چونکہ خدا نے مجھے روح القدس سے تائید بخشی ہے اور اپنا فرشتہ میرے ساتھ کیا ہے اس لئے کوئی پادری میرے مقابل پر آ ہی نہیں سکتا یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے کوئی معجزہ نہیں ہوا کوئی پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی اور اب بلائے جاتے ہیں پر نہیں آتے اس کا یہی سبب ہے کہ ان کے دلوں میں خدا نے ڈال دیا ہے کہ اس شخص کے مقابل پر ہمیں بجز شکست کے اور کچھ نہیں۔ دیکھو ایسے وقت میں کہ جب حضرت مسیح کے خدا بنانے پر سخت غلو کیا جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روح القدس کی تائید سے خالی خیال کرتے تھے اور معجزات اور پیشگوئیوں سے انکار تھا۔ ایسے وقت میں پادریوں کے مقابل پر کون کھڑا ہوا؟ کس کی تائید میں خدا نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے۔ کتاب تریاق القلوب کو پڑھو اور پھر انصاف سے کہو کہ اگرچہ صدہا باتیں قصوں کے رنگ میں بیان کی جاتی ہیں مگر یہ نشان اور پیشگوئیاں جو رویت کی شہادت سے ثابت ہیں جن کے بچشم خود دیکھنے والے اب تک لاکھوں انسان دنیا میں موجود ہیں یہ کس سے ظہور میں آئے؟ کون ہے جو ہر ایک نئی صبح کو مخالفین کو ملزم کر رہا ہے کہ آؤ اگر تم میں روح القدس سے کچھ قوت ہے تو میرا مقابلہ کرو؟ عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں میں سے کون ہے جو اس وقت میرے سامنے کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا؟ سو یہ خدا کی حجت ہے جو پوری ہوئی۔ سچائی سے انکار کرنا طریق دیانت اور ایمان نہیں ہے۔ بلا شبہ ہر ایک قوم پر اللہ کی حجت پوری ہو گئی ہے آسمان کے نیچے اب کوئی نہیں کہ جو روح القدس کی تائید میں میرا مقابلہ کر سکے۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 150149)

میرا سلسلہ برباد نہیں ہوسکتا

”ان لوگوں کا بجز اس کے اور کچھ منشا نہیں کہ چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر وہ بجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ نے اس کو روشن کیا ہے۔ نہ معلوم کہ میری تکذیب کے لئے اس قدر کیوں مصیبتیں اٹھا رہے ہیں اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعوی مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا؟ عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا۔ ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے رہے ہیں لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب عقلاء اور علماء اور فقرا اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 180-181)

ناخنوں تک زور لگاؤ اور کچھ طاقت ہے تو مجھے روک کے دکھاؤ

”میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔“

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 472-473)

خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو

”میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حی قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔“

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 399-401)

وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے

”مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔“

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 348)

(باقی صفحہ 26)

پُرامن گھریلو زندگی

مکرم شاہد منصور صاحب، سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے انتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 29 اگست 2015ء پہلے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شاہد منصور صاحب، صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے ’پُرامن گھریلو زندگی‘ کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان 75:25)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

ہمارے اردگرد دنیا کی صورت حال دیکھیں تو ملک ملک پر چڑھائی کر رہا ہے تو کہیں corporate world ایک پاگل (psychopath) کی طرح کسی بھی چیز کی پرواہ کئے بغیر صرف منافعوں کے لالچ میں اندھا دھند سفر کر رہی ہے تو کہیں بھائی بھائی سے مقابلہ کرتے ہوئے اور جائیدادوں کو غصب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بظاہر انسانیت کے انتہائی ترقی یافتہ دور میں بے سکونی اور بے امنی کیوں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس ماحول اور معاشرے نے اپنی اکائی گھر سے سکون کو ناپید کر دیا ہے لیکن اس کے برعکس خداتعالیٰ کے انتہائی فضل وکرم سے جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے اور مسیح وقت پر ایمان سے بھرپور اور خلافت کی یکجہتی سے لبریز روز بروز امن اور سکون میں ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور اس کی بڑی ہی خوب صورت تصویر دنیا بھر کے جلسوں میں عموماً اور مرکزی جلسہ سالانہ یوکے میں خصوصاً اس رعب اور طمطراق سے اجتماعی طور پر سامنے آتی ہے جو دنیا کو اور خصوصاً غیر از جماعت شاملین کو چکا چوند کئے بغیر نہیں رہتی۔ یہ شاملین یا تو جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں یا پھر اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ وہ خود دنیا کو اس پُرامن اور پُرسکون ماحول کا پرچار کریں گے اور خود اس کی تبلیغ کریں گے۔

آج کے موضوع کو دو زاویوں سے پرکھنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ بے سکونی اور بے امنی انسان کو کن حالات کا رخ کرواتی ہے اور دوسرا یہ کہ بے امنی کے عوامل اور وجوہات اور ان سے بچنے کا طریقہ کار کیا ہے۔

مجھے جمیکا کے جلسہ سالانہ پر جانے کی توفیق ملی تو وہاں ایک میٹنگ کے دوران ایک کم سن بچہ گود میں آکر بیٹھ گیا اور بڑے ہی سکون سے اگلے 45 منٹ تک بیٹھا رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ معاشرہ بہت ہی کھوکھلا ہو چکا ہے۔ یہاں پر خاندان یا گھر بنانا بالکل ختم ہو چکا ہے۔ عورت اور مرد کے تعلقات تمام پابندیوں سے آزاد ہو چکے ہیں۔ بچوں کو کسی قسم کا تحفظ، پیار اور محبت نہیں ملتی اور وہ اس پیار اور محبت سے محروم ہیں جس کی وجہ سے وہ بڑے سکون سے اس احساس محرومی کو محسوس کرتا رہا اور اپنی تشنگی کو جو کہ ایک مستحکم گھریلو زندگی کی عدم موجودگی کی وجہ سے ہے، اس پیاس کو بجھاتا رہا۔

اسی طرح مجھے ایک دفعہ ایسی جگہ جاب کرنے کا موقع ملا جہاں پر کثیر تعداد میں کینیڈا کی مقامی خواتین کام کرتی تھیں اور ان کی آمدن معمولی تھی۔ اور ان خواتین میں سے کثیر تعداد single parent کی تھی۔ ان کی حالت ہر لحاظ سے جس میں اپنے بچوں کے لئے گزر بسر کرنے سے لے کر اپنی ازدواجی تعلقات کی ضروریات اور مسرتوں کو پورا کرنے کے لئے بڑی ہی قابل رحم تھی۔ اور بے بسی اور کھوکھلی زندگی کی تصویر تھی۔ جس کا تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہ تو باہر کی بات ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ایک اور احمدی دوست نے بہت بڑا گھر اور گاڑی خریدی۔ حالانکہ اس دوست کا اور ان کے بچوں کا کوئی مستحکم ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ وجہ معلوم کرنے پر کہ کیوں؟ اور کس طرح مختلف غلط بیانیوں سے مارگیج mortgage منظور کروا کر اتنا بڑا بوجھ اپنے دل و دماغ پر اور اپنے اعصاب پر لادا ہوا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اپنی بچی کی شادی کسی اچھی جگہ کروانے کے لئے اور اچھے رشتوں کے لئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان کا اس سلسلہ میں کتنا قصور ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنے معاشرتی دائرہ میں اور کلچر میں اس چیز کو عام ہونے دیا اور اس کو عام کیا اور اس کی ضرورت بننے دی اور اسی لئے اس لڑکی کے باپ نے اپنی گردن میں اتنا بڑا طوق ڈالا۔

یہ ہیں وہ سلسلے جو اس دنیا میں چل رہے ہیں۔ اور اس دنیا سے امن اٹھنے کا بہت بڑا پہلو یہ ہے کہ گھروں سے اور بہت ہی پاک اور سکون دینے والے رشتوں سے معاشرہ کی بنیادی اکائی گھر اس سکون سے خالی ہو گئے ہیں۔ اور ہم جماعت احمدیہ کے وجود جنہوں نے اس دنیا کو وہ امن کے گہوارے دینے ہیں وہ بھی اس اثر میں ڈوبتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بڑے زعم سے ان مسائل کو اپنے اوپر طاری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور خصوصاً single parents دہکتے ہوئے انگاروں میں بچوں کو ڈالتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس کے متعلق یہاں کے لوگ بھی مختلف مشاہدات اور تجزیوں سے یہ کہتے ہیں کہ یہ بچے ہر لحاظ سے یعنی دماغی طور پر اور جسمانی طور پر دوسرے بچوں سے پیچھے ہیں۔ لیکن اس دنیا کو امن کی عملی مثال دینے والے بھی اس اندھیر نگری کی تقلید کرتے ہوئے نظر آئیں تو ہم دوہرے ذمہ دار ٹھہریں گے۔ کیونکہ ہم تو جانتے بوجھتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے اور خدا کی قائم کردہ خلافت کے زیر سایہ جو دن رات ہماری اور اس دنیا کی بھلائی کی فکر میں دعائیں اور عملی اقدامات کرتے ہوئے نظر آتی ہے اس کے باوجود اس دنیا اور آخرت میں دل و دماغ کی آگ اور اعصابی تناؤ، ذہنی اور قلبی دباؤ کو اپنے اوپر طاری کرتے ہیں۔

اسی طرح اس ماحول کی تصویر کشی کرتے ہوئے میں نے جس آیت قرآنی کی تلاوت شروع میں کی اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 14 مارچ 1997ء میں فرماتے ہیں کہ ’قرۃ اعین‘ بنانا ’ذرّیت‘ کو یک طرفہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جس قرۃ اعین کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ آنکھوں کی ٹھنڈک یک طرفہ ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ شرط یہ ہے

’واجعلنا للمتقین اماماً‘۔اب آپ دیکھیں کہ بہت سے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں خواہ جو مرضی کرتے پھریں۔ وہ جتنے زیادہ فیشن ایبل ہوں گے، جتنا زیادہ لغویات میں مصروف ہوں گے۔اگر وہ پڑھائی میں اچھے ہوں اور ماں باپ کو دنیا کمانے کا یقین ہو جائے، تو ان کی ہر دوسری دلچسپی بھی ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پیدا کرتی ہے خواہ وہ متقی نہ بن رہے ہوں۔پس قرآن کریم نے جس دلچسپی کا ذکر فرمایا ہے یہ ایسی دلچسپی ہے کہ جس کے نتیجہ میں جب تک آپ کو اولاد میں نیکیاں دکھائی نہ دیں قرۃ العین نصیب نہیں ہوسکتی۔

اب تک مشاہدہ میں اور خلیفہ وقت کی طرف سے جو بنیادی وجوہات گھریلو امن اور سکون کو خراب کرتے ہوئے اور جن کی وجہ سے امن برباد ہوتا ہے۔یا یہ کہنا چاہیے کہ جن سے بچتے ہوئے ہم اپنی زندگیوں کو پرامن کر سکتے ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔

پہلی بات جو سامنے آئی ہے اور جس کی مثال بھی پہلے دی جا چکی ہے کہ قول سدید یعنی سچی بات کی کمی اور غلط بیانی اور بڑھا چڑھا کر باتوں کو کرنا، یہ چیز کبر کو بھی پیدا کرتی ہے اور بنیادی طور پر نخوت کو بھی پیدا کرتی ہے۔

اسی تسلسل میں دونوں اطراف کے والدین کی بے جا مداخلت بھی مسائل کی بنیادی وجہ ہے اور اسی ضمن میں ایک دوسرے کو متاثر کرنے کی جو دوڑ شروع ہوتی وہ شادی کے بعد بھی ایک دوسرے کو بے جا رعب اور لڑکے یا لڑکی کو اپنے زیر اثر کرنے کے لئے اور رعب میں لانے کے لئے چلتی رہتی ہے۔ جو کہ کبھی تو کچھ دن رہتی ہے اور کچھ جگہوں پر سالوں اور تمام زندگی چلتی رہتی ہے۔اب اگر دیکھا جائے تو آیات نکاح میں بھی اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّہَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِیْداً o یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَن یُطِعْ اللَّہَ وَرَسُولَہُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً o

(سورۃ احزاب 33 :71-72)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ آیت قرآنی اور اس کی تلاوت کرنا کیا ایک رسمی (ritual) بات رہ گئی ہے لیکن یہ بات ہمیں ذہن میں یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم ان چیزوں کو رسم کے طور پر لیں گے تو ہم اور ہماری نسلیں بھی اس دنیا کی رسموں کی بھینٹ چڑھ جائیں گی۔ اور اس بات کا مشاہدہ ہم اکثر کرتے رہتے ہیں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

دوسری وجہ جو گھروں کے سکون کو برباد کرتی ہے یا کر رہی ہے وہ لالچ ہے اور قناعت کی کمی ہے۔ جو آگ آپس میں دولت اور رتبہ میں بڑھنے کی لگی ہوئی ہے جس میں والد، والدہ اور اب تو بچے بھی شامل ہو گئے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر وقت جاب کریں تا کہ دولت اور سٹیٹس میں بہتری ہو اور اس سٹیٹس کو حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

’’بیوی اپنے اخراجات کو خاوند کی آمدنی تک محدود رکھے۔‘‘

(دورہ مغرب 1400 ہجری، صفحہ 506)

ایک عرب ماں امامہ بنت حارث نے اپنی بیٹی کی رخصتی کے موقع پر اسے درج ذیل نصیحت کی۔

☆ کہ خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

لیکن ہمیں یہ بات بھی مدنظر رکھنی ہوگی کہ کئی دفعہ شوہر کے اصرار پر ہی خواتین کاموں کے لئے گھر سے نکلتی ہیں۔

تیسری بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی معاشرہ میں عورت کو دبایا جاتا رہا ہے اور ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ کیونکہ ہم میں سے جنہوں نے اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کیا وہ عورت مستقل دباؤ کا شکار رہی اور ظلم سہتی رہی۔ چنانچہ اب اس عورت نے اس ماحول میں جہاں ہر قسم کی آزادی ہے اپنی بیٹی کو یہ کہہ کر تعلیم دلوائی اور اس کے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ تمہیں شادی کے بعد کوئی بات سہنے کی ضرورت نہیں۔تم خود کفیل ہو لہٰذا ڈٹ کر رہنا اور اس عورت نے اپنے احساس محرومی کو اپنی بچی کی زندگی اور اس کے گھریلو امن کو تباہ کرنے کا ذریعہ بنایا۔لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ سارے سلسلہ کا محرک وہ خود دار اور خود مختار مرد تھا جس نے مشرقی عورت کو مسلسل دبایا۔اور یہ بھیانک صورت حال اس قسم کے حالات کا مکافات عمل ہے۔

اسی آئینے کا دوسرا رخ مغربی ماحول کی feminism ہے جس کی آڑ میں ہر بات کو مرد اور عورت کے مقابلہ اور برابری پر منتج کر دیا جاتا ہے اور اسلامی طرز معاشرت اور اقدار کو تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی دفعہ ان سنہری اصولوں کو جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ دقیانوسی اور گزرے ہوئے زمانہ کی باتیں کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قیمتی نصائح

اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جن کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔

ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ لینا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا کرے گا۔ (سیرت حضرت اماں جانؓ، حصہ دوم، صفحہ 342)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی چند نصائح

شادی کے بعد پہلے بیوی، میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں، بیوی کا غلام بنتا ہے۔

غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، صفحہ 167۔168)

امامہ بنت حارث کی بیٹی کو نصیحت

امامہ بنت حارث نے اپنی بیٹی کی رخصتی کے موقع پر کہا کہ:

☆ اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

ذرا غور کریں آخری بات یہ کہ خاوند کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔ جب عورت تھکی ہاری جاب کے بعد گھر آتی ہے تو کس طرح مرد کی نگاہوں اور بچوں کی ضروریات اور ممتا اور تربیت پر توجہ دے سکتی ہے۔ بالخصوص اس ماحول میں جہاں بچوں کو اس تربیت / پیار کی اور بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

سیفٹی والو safetyvolve

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مرد اور عورت کے تعلقات کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’جیسے انجن سے زائد سٹیم نکلنے کا رستہ ہوتا ہے۔پس خدا تعالیٰ نے انسان میں اضطراب پیدا کیا اور ساتھ ہی عورت کے لئے مرد اور مرد کے لئے عورت کو سیفٹی والو بنایا اور اسی طرح وہ محبت جو خدا

تعالیٰ کے لئے پیدا کرنی تھی۔ اس کے زوائد کو استعمال کرنے کا موقع دے دیا گیا۔ اگر اس کے لئے کوئی سیفٹی والو نہ ہوتا تو یہ محبت بہتوں کو جنون میں مبتلا کر دیتی۔ دنیا میں کوئی عقلمند کسی چیز کو ضائع ہونے نہیں دیتا۔ پھر کس طرح ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ کسی چیز کو ضائع ہونے دے۔ پس اس نے اس کا علاج یہ کیا کہ انسانیت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے دو شکلوں میں ظاہر کیا۔ جس سے اس جوش کا زائد اور بے ضرورت حصہ دوسری طرف نکل جاتا ہے۔ اور اس طرح انسان خواہ مرد ہو یا عورت سکون محسوس کرتا ہے۔ اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ حُبِبَ الِی من الدنیا النِسا والطِیب و جعلت قرة عینی فی الصلوة (الجامع الصغیر السیوطی، جلد اول، صفحہ 422 و مسند احمد بن حنبل۔ جلد3 ‘ صفحہ 128) ...

یہ حدیث بتاتی ہے کہ مرد و عورت کے جنسی تعلقات بھی تسکین اور ٹھنڈک کا موجب ہوتے ہیں اور خوشبو سے بھی قلب کو سکون ہوتا ہے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور عاجزانہ دعائیں جو لذت پیدا کرتی ہیں وہ بھی انسان کے لئے سکون کا موجب ہوتی ہیں۔'' (فضائل القرآن، صفحہ 165-166)

چنانچہ اس اصول کے مدنظر اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے لیے عمدہ، پاک، پرسکون، تسکین کا موجب ہوں گے اور گھر سے باہر جا کر اپنے ماحول میں غلط تعلقات کے ذریعہ گندگی نہیں پھیلائیں گے تو معاشرہ او ماحول کے سکون کو یقینی بنائیں گے۔

اسی طرح ایک اور مسئلہ جو کہ پر امن زندگی کو مغربی ماحول کے ذریعہ سے اثر انداز کرتا ہے وہ lust ہے کیونکہ اس سے جو ہیجان پیدا ہوتا ہے وہ انسان کو غیر فطری طریقوں سے تسکین تلاش کرواتا ہے اور اس طرح تمام حدود کو پار کرتا ہوا انسان جانور سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے اور اسی وجہ سے پھر lesbian, gays اور دوسرے مرد وزن سے تعلقات کا ماحول اور بازار گرم ہو جاتا ہے لیکن سکون پھر بھی نصیب نہیں ہوتا۔

آخری اور چوتھی بات جو کہ پُر امن زندگی کی ضمانت میں بہت ضروری ہے وہ بر وقت شادی ہے۔ یہ ایک ایسا عمدہ ذریعہ ہے جس کی وجہ سے کئی فائدے حاصل کرتے ہیں جن میں سے بنیادی طور پر تین فائدے ہیں۔

1۔ لڑکے اور لڑکی کا ایک دوسرے کے lifestyle میں آسانی سے adjust ہو جانا۔ اور چونکہ عادتیں جو ابھی بہت زیادہ پختہ نہیں ہوتیں۔ لہٰذا کامیاب ازدواجی زندگی کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

2۔ یہاں کے ماحول میں گناہ کے مواقع جس میں جنسی تعلقات قائم کرنے کو معمولی سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے اور لڑکی کو اس سے بچایا جاسکتا ہے اور ایسی عادتوں سے بچایا جاسکتا ہے جن کی وجہ سے شادی کے بعد بھی انسان تعلقات استوار کرنے کی عادت سے مجبور ہوتا ہے اور ذہنی گھریلو زندگی کو تباہ کرتا ہے۔

3۔ لڑکے اور لڑکی کا پڑھائی یا جاب کے دوران مخالف جنس سے متاثر ہونا بہرحال فطری ہے اور جس کی وجہ سے غیر از جماعت میں شادی کرنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی شادیاں عموماً lust اور ظاہری وجوہات کی بنا پر ہوتی ہیں اور جو بعد میں یا تو کامیاب نہیں ہوتیں اور یا پھر ایسی اولاد کو پروان چڑھاتی ہیں جن کا دین یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور ایسا انسان تمام زندگی کش مکش اور سکون کی جستجو میں گزار دیتا ہے۔

اکثر ہمارے اسلامی اور جماعتی بزرگان کے بچوں اور بچیوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن ہم اس ماحول کے زیر اثر ان مثالوں کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں اور اپنا دین اور دنیا دونوں ہی گنوا دیتے ہیں۔

4۔ بچوں سے Generation gap کم ہونے کی وجہ سے ہم آہنگی اور ان کی تربیت دوستانہ ماحول کی وجہ سے آسان ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ماں باپ کو اسلامی تعلیمات کی رو سے لڑکے اور لڑکی کی خواہشات کا احترام کرنا چاہیے۔ کیونکہ زبردستی کے رشتے یا تو تھوڑی دیر میں ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اگر قائم رہ بھی جائیں تو وہ پھر بعد میں احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں۔ یہ وہ تمام امور ہیں جن کی وجہ سے کامیاب اور پر امن زندگی کا ممکن ہونا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔

سامعین کرام! ہماری جماعت وہ جماعت ہے کہ جس کا ایک والی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس کا متوکل ہے۔ چنانچہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے احباب و خواتین ایسے ہیں جو خدا کی محبت اور اطاعت اور خلافت کی راہنمائی میں کامیاب اور مثالی زندگی گزارنے والے خاندان ہیں۔ اور بالخصوص اس میں نئے آنے والے نومبائعین احباب جماعت بڑے جوش اور ولولے سے اعلیٰ اور روشن مثالیں قائم کر رہے ہیں۔

ان میں ایک مثال مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کی ہے۔ اُن کے صاحبزادے سے جلسہ سالانہ یو کے 2015ء میں تفصیلی ملاقات ہوئی۔ وہ بتاتے ہیں کہ اُن کے والد صاحب نے قبول احمدیت کے بعد جب اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تو حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت آپ کا وقف منظور فرمالیا۔

مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے مغربی رہن سہن کے باوجود اور زیادہ الاؤنس کی سہولت کو استعمال کئے بغیر نہ صرف باقی واقفین کے برابر الاؤنس لیا اور گزر بسر کی بلکہ 1/3 حصہ کی وصیت بھی کی۔

اُن کے صاحبزادے بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم پانچ بہن بھائی اسی میں پلے بڑھے اور سادہ زندگی اور قناعت نے وہ خصوصیات پیدا کیں کہ جن کی وجہ سے وہ ہر حال میں خوشحال زندگی گزارتے ہیں اور ان کے بقول اکثر دولت مند لوگوں کی زندگی اتنی خوش کن نہیں ہوتی۔

اور اُن کے مشاہدہ کے مطابق جو احباب 1/3 حصہ کی وصیت کرتے ہیں وہ اور ان کے اہل و عیال بہت خوشگوار زندگی گزارتے ہیں۔

میرے ذاتی مشاہدہ میں ایک سروے گزرا جس میں بتایا گیا تھا کہ جب ممالک کے درمیان خوش کن زندگی کا تقابلی جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ خوش کن زندگی گزارنے والے لوگوں کی تعداد ایسے ملکوں میں زیادہ ہے جو وسائل اور دولت کے لحاظ سے ان ترقی یافتہ ممالک سے بہت پیچھے ہیں۔

کامیاب اور پُرسکون گھریلو زندگی کے لئے درج ذیل بنیادی خصوصیات ضروری ہیں۔

1۔ خالص تعلق باللہ جس کے ذریعہ ہم اور ہماری زندگیاں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کا چلتا پھرتا نمونہ اور منہ بولتا ثبوت ہوں۔

2۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور اطاعت بہ نسبت سطحی ایمان کے۔ اور اخلاص و وفا کا گہرا اور عملی تعلق۔ اور اس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کو سننا، سمجھنا اور عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

اس ضمن میں خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق اگر خاندان کے لوگ مل کر نماز باجماعت اور قرآن کریم باترجمہ پڑھیں اور آپس میں ڈسکس discuss کر کے سمجھیں گے تو دیکھیں گے کہ

ہماری اور اولاد کی زندگی میں کیسی خوبصورت صورت حال سامنے آئے گی۔

اس ضمن میں حضور انور نے قادیان میں 2004ء میں قادیان کے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی اور بتایا تھا کہ کس طرح ان چیزوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں انقلاب پیدا کیا تھا اور اگر یہ باتیں موجودہ زمانے میں بھی ہوں تو انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔ ان میں سے ایک صبح کے وقت فجر کے بعد گھروں سے قرآن کریم کی تلاوت کا آوازوں کا آنا ہے۔

مجھے کچھ دوستوں سے معلوم ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی مسجدوں اور گھروں میں اس کے مطابق باقاعدگی سے عمل سے ہو رہا ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم جو اس زمانہ میں دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ہیں کیا اپنے گھروں کا سکون اس زندگی بخش کلام کے ذریعہ سے ممکن بنا رہے ہیں کہ نہیں؟

اس ضمن میں یہاں پر ایک دوست نے اپنا ذاتی تجربہ مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ ان کا بچہ جو کہ بہت بگڑ چکا تھا اس کا علاج انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے کثرت سے قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کے ذریعہ سے کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا o

ترجمہ: اور ہم نے قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔ (بنی اسرائیل 17: 83)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچہ اب قائد مجلس ہے۔

یہ وہ بنیادیں ہیں جو کہ کبر کو توڑیں گی۔ ہمارے لالچ اور حرص کو ختم کریں گی۔ ہمارے اندر ایک دوسرے کے لئے صبر اور حوصلہ اور برداشت پیدا کریں گی۔ اور اس ماحول اور رعب دجال سے نکالیں گی۔ اور بالخصوص ہمارے اندر اسلامی تعلیمات اور عملی مثالوں کو تخفیف سے دیکھنے کی بجائے ان کی قدر پیدا کریں گی اور خدا کو ہمارا والی اور وارث بنائیں گی۔ بجائے اس ماحول کے دہریت کے نتیجہ میں کئی خداؤں کے جو دولت وسائل اور علم اور کبر کے مصنوعی خدا ہیں ان کے وجودوں کو پاش پاش کرتے ہوئے وہ انسان بننے کی توفیق دیں جو اسلامی تعلیمات کی عملی تصویر اور امن کا گہوارہ بنیں۔ اور ان سے امن کے فوارے پھوٹیں جو کہ اس معاشرہ کو حقیقی امن اور سکون بھی دے سکیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلامی تعلیم بنیادی طور پر ہمارے اپنے لئے ہی سکون اور فائدے کو ممکن بناتی ہے۔ اور جب انفرادی سکون ہو تو معاشرتی سکون بھی آسانی سے ممکن ہو جاتا ہے۔ اور اسلامی تعلیم اس وقت حساس ہو جاتی ہے اور کبھی محبت اور کبھی خدا کے خوف سے اور مختلف طریقوں سے سمجھاتی ہے تا کہ انسان تباہی اور دل و دماغ کی مستقل بے قراری سے بچ سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس ہر ماں باپ کو اولاد کے لئے اس کی شادی کی عمر سے بہت پہلے دعائیں شروع کر دینی چاہئیں تا کہ انہیں نیک نصیب عطا ہوں اور ان کی آئندہ عائلی زندگی پُرسکون اور خوشیوں سے معمور ہو۔ شادی شدہ جوڑے بھی اپنے ہاں نیک اولاد عطا ہونے کی دعائیں کرتے رہیں تو یہ بہت مبارک طریق ہوگا۔

عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، اور کیونکہ ہم اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔

تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ کے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھیں اور اپنی بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کریں۔

پھر فرماتے ہیں کہ پس اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے کی خاطر، اپنی نسلوں کو اس کی پہچان کرانے کی خاطر ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا یہ ٹھیک ہے کہ مردوں کو اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ مرد کو ایسا نمونہ دکھانا چاہیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک اس دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک نیکی کرنے والا ہے۔ رعایت کرنے والا یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

'اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں یہ دعا سکھائی ہے کہ اصلح لی فی ذریتی۔ کہ میری بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ غرض ان کی وجہ سے بھی اکثر انسان پر مصائب شدائد آ جایا کرتے ہیں تو ان کی اصلاح کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔'

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 456-457)

اختتامیہ

حضرات! آج ظلمات و گمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت امن کی متلاشی ہے۔ وہ امن جو ایک فرد کی ذات اور اس کے گھر سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ ساری دنیا کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ جب تک دلوں میں سکون اور عائلی زندگی میں جنت کی کیفیت نہ پیدا ہو، امنِ عالم کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ پس ضرورت ہے کہ آج احمدی گھرانوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جنت نظیر بنا دیا جائے۔ یہی جنتیں ہیں جو بالآخر ساری دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیں گی۔

پس ہم احمدی مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لئے کوشاں ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم صرف زبان سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے دنیا پر ثابت کریں کہ ہم ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے یہ جنت اپنے گھروں میں پیدا کر لی ہے۔ آؤ اے محرومو! تم بھی اس راہ پر چل کر اپنے گھروں کو امن اور آشتی کے نور سے بھر دو کہ آج حقیقی امن اور سکون کی راہ ایک ہی ہے جو معاشرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنی کی طاقت رکھتی ہے۔

پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلامو! جن کو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نئی زندگی اور نیا عرفان نصیب ہوا ہے۔ اٹھو! اور اپنے عمل سے دنیا پر ثابت کر دو کہ آج اندھیروں سے نکلنے کی ایک ہی راہ ہے جو اسلام کی نورانی شاہراہ ہے۔ اپنے نمونہ سے دنیا کو بتا دو کہ اسلامی تعلیمات کو اپنانے کے سوا دنیا و آخرت کو سنوارنے کی کوئی اور ضمانت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ ساری دنیا کو نجات کا پیغام دینے والے بن جائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19 جنوری 1996ء بمقام مسجد فضل لندن سے چند اقتباسات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 6 جون 2016ء سے رمضان شریف کے بابرکت ایام شروع ہوں گے۔ اُن دنوں میں کینیڈا کے انتہائی بالائی شہروں میں نمازوں اور روزوں کے اوقات بھی زیریں شہروں سے مختلف ہوں گے۔ کینیڈا ایک وسیع وعریض ملک ہے۔ اس کا بیشتر علاقہ 50^{o} عرض بلد کے شمال میں ہے۔ اس لئے سال کے دوران گرمیوں میں رات انتہائی طور پر مختصر ہوجاتی ہے اور سردیوں میں دن مختصر ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ہر حصہ میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر رمضان المبارک کے ایام میں نمازوں اور روزوں کے اوقات بھی ان جماعتوں میں غیر معمولی بن جاتے ہیں۔

ان غیر معمولی جغرافیائی حالات کے پیش نظر سال کے دوران ان جماعتوں میں نمازوں کے اوقات کیا ہوں اور رمضان کے روزوں کے اوقات سحر اور افطار کیا ہوں؟ اس بارہ میں قرآن وسنت، فقہ احمدیہ اور خطباتِ خلفاء ہمارے لئے راہنمائی مہیا کرتے ہیں اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 1996ء ہمارے لئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔

غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک میں روزوں کے اوقات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ سے چند اقتباسات افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں تاکہ مذکورہ علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک کے ایام میں روزوں کے اوقات کے صحیح تعین کے لئے راہنمائی حاصل کی جاسکے۔

(ادارہ)

حضورؒ نے فرمایا:

... جہاں سورج کی ظاہری علامتیں قاصر رہ جائیں کہ وہ ایک دن کے خدوخال کو نمایاں کرسکیں، جہاں سورج کی ظاہری علامتیں عاجز آجائیں کہ دن کو چوبیس گھنٹے کے اندر باندھے رکھیں وہاں نمازوں کے احکامات بدل گئے، وہاں اندازے شروع ہوگئے۔ اور اندازوں کی شریعت نے اجازت دی۔ اور اس میں حکمت ظاہر و باہر ہے۔ اول تو یہ کہ لمبے روزے میں تو سارے ہی شہید ہوجاتے ایک ہی روزے میں۔ اور چھوٹے روزے کا پتہ ہی نہ چلتا کہ کیسے رکھیں وہ ایک تماشہ سا بن جاتا۔ مگر جہاں بھی یہ اجنبی دن چڑھتے ہیں خواہ وہ ایک دن کے چوبیس گھنٹے کے دائرے میں بھی رہیں تو قرآن کریم کا کمال یہ ہے عبادت کی علامتیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں علامتیں عبادت کو ان دنوں کے اندر ساکت کردیتی ہیں۔ اور اندازہ شروع ہوجاتا ہے۔ یعنی غیر معمولی دن کے لئے ضروری نہیں کہ چوبیس (24) گھنٹے سے لمبا ہو۔ چوبیس (24) گھنٹے سے قریب دن پہنچا ہوا ہو تب بھی وہ ناممکن دن بن جائے گا اور جہاں وہ ناممکن دن بنے گا وہیں سے اندازہ شروع ہوجائے گا۔

... آپؐ نے فرمایا ہے روزمرہ کے عادی دنوں کے مطابق اندازے کرنا۔ عادی دن وہ ہیں جن میں پانچ نمازیں سورج کی علامتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز کی جاسکتی ہیں۔ جہاں وہ نمازیں ممتاز نہیں ہوسکتیں۔

پھر فرمایا:

... سورج کی علامتوں سے عبادتیں کھل کے واضح ہوں، جہاں رمضان پر یہ بات صادق آئے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہوسکے وہ دن معمول کے دن ہیں۔ جہاں ان میں سے کوئی علامت اطلاق نہ پائے وہاں تم نے اندازے کرنے ہیں۔

حضورؒ نے فرمایا:

... پس رمضان کے مہینے کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھیں جہاں ظاہری علامتوں کا تعطل ہوگیا ہے وہاں آپ کا فرض ہے کہ روزمرہ کے معمول کے دنوں کا اندازہ کریں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 8 مارچ 1996ء صفحہ 7-8)

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اس مقصد کے لئے کینیڈا میں چھ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اور بریمپٹن میں ہی ایک بنی بنائی عمارت 18 Corporation Drive خریدنے کے لئے بات ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاد دہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جشن تشکر کی تقریبات

مسجد بیت الاسلام میں اجتماعی نماز تہجد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 1966ء میں قائم کی جانے والی چند خاندانوں پر مشتمل ایک مختصر سی جماعت احمدیہ کینیڈا اِس سال کامیابی سے اپنی پانچ دہائیاں مکمل کر چکی ہے۔ ان پچاس سالوں میں جماعت کے ہر فرد نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کو بارش کے قطروں کی مانند سارے کینیڈا میں برستے دیکھا ہے۔ اِس پُر مسرت موقع پر کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر کے جذبات سے لبریز ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو ہر لحاظ سے بے پناہ ترقیات عطا فرمائی ہیں۔

حمد و شکر کے اِن جذبات کے اظہار کے لئے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے سال رواں کے لئے ایک روحانی پروگرام منظور فرمایا ہے۔ جس میں دیگر پروگراموں کے علاوہ ہر ماہ کی پہلی اتوار کو باجماعت نماز تہجد ادا کی جائے گی۔ ہر سوموار کو نفلی روزہ رکھا جائے گا اور اِس کے ساتھ صد سالہ جوبلی کی دُعاؤں کا ورد کیا جائے گا۔

3 جنوری 2016 کو اِس سال کا آغاز جماعت احمدیہ کینیڈا کی تمام مساجد، مشن ہاؤسز اور نماز سنٹرز میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔

یہاں مسجد بیت الاسلام میں جماعت احمدیہ پیس ولیج اور وان کے عہدیداروں نے غیر معمولی جوش وجذبہ دکھاتے ہوئے گھر گھر یہ پیغام پہنچانے کا انتظام کیا۔ نماز تہجد کا وقت پونے چھ بجے مقرر کیا گیا تھا لیکن وقت سے بہت پہلے ہی مسجد کے تینوں ہال خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات، انصار اور بڑی تعداد میں بچوں سے بھر گئے۔ مسجد بیت الاسلام روشنیوں سے چکا چوند تھی۔ اور پارکنگ کے لئے جگہ کا حصول بھی مشکل ہو گیا تھا۔ اور مسجد کے گرد و نواح کی سڑکوں اور گلیوں میں کاریں پارک کی گئیں۔

وقت مقررہ پر تقریباً 1700 افراد نے حافظ مولانا عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کی امامت میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی۔ جس کے بعد مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ولیج نے نماز فجر پڑھائی اور قرآن کریم کا درس دیا۔

اِس طرح پیس ولیج اور وان کی جماعتوں کے احباب و خواتین نے جوق در جوق حاضر ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور حمد و شکر کا تحفہ پیش کیا۔ اِس موقع پر شعبہ ضیافت نے ایوان طاہر میں نمازیوں کے لئے ناشتہ کا اہتمام بھی کیا۔

(رپورٹ: مکرم محمد زبیر منگلا صاحب)

اللہ بس، باقی ہوس

اللہ تعالیٰ (ہماری حاجت برآریوں کے لئے) کافی ہے۔اس سے منہ موڑ کر دنیا طلبی محض حرص وہوا کی پیروی ہے۔

(حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب رحمہ اللہ کی آخری نظم)

منقول از ماہنانہ انصاراللہ، ربوہ۔اپریل 1995ء شیخ محمد احمد مظہر نمبر

یاری گرِ فریادرس، اللہ بس، باقی ہوس
بخشندۂ ہر دسترس، اللہ بس، باقی ہوس

ہمارا مددگار (آقا) فریادیں قبول کرنے والا ہے۔اُسی پر ہمارا اتمام تر تکیہ ہونا چاہئے۔ہماری سب قوت اور طاقت اُسی کی عطا ہے۔پس اُسی کو ہر لحاظ سے کفایت کرنے والا یقین رکھنا چاہئے۔

خلّاقِ تو جانے دِہد، رزّاقِ تو خوانے نِہد
رِزقے مجو از ہیچکس، اللہ بس، باقی ہوس

تیرا خالق خدا تعالیٰ تجھے زندگی عطا فرماتا ہے اور تیرا رزق خدا تعالیٰ تجھے (قسما قسم) کی نعمتیں اور خوراک مہیا فرماتا ہے۔پس تو کسی اور سے (کسی بھی قسم کے) رزق کی جستجو نہ کر۔اللہ بس۔

اَے مُرغ جانت ہر زماں، از بہر رفتن پر فشاں
ناگاہ، بگذارد قفس، اللہ بس، باقی ہوس

اے بندے! تیری جان کا پرندہ۔اُڑ جانے کے لئے ہر وقت پَر پھیلائے ہوئے ہے۔(اور کسی بھی وقت) اچانک پنجرے (پسلیوں) سے نکل جائے گا۔اللہ بس۔

کوتاہ کُن آمال را، کم کم بجو، اَموال را
تاچند چیدن خاروخس، اللہ بس، باقی ہوس

اپنی آرزوؤں کو مختصر کر۔دنیا کے اموال کی اتنی جستجو نہ کر۔تو کب تک کانٹے اور گھاس پھوس جمع کرتا رہے گا۔اللہ بس۔۔(تمنائیں/ آرزوئیں: کانٹے۔ اموال دنیا۔گھاس پھوس)

بادولتِ کون و مکاں، ہنگامِ رفتن از جہاں
نتواں خریدن یک نفس، اللہ بس، باقی ہوس

جس وقت دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے۔تو دنیا جہاں کی دولت خرچ کرنے سے ایک سانس بھی خریدا نہیں جاسکتا۔(تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ پر ہی سب دارومدار نہ رکھا جائے) اللہ بس۔

دَرحضرتِ سلطاں رَوی، بنگر چہ سوغاتے بری
ایں جانیائی باز پس، اللہ بس، باقی ہوس

☆ تو بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار (بارگاہ) میں پیش ہوا چاہتا ہے۔دیکھ تو لے کیا سوغات (اعمال حسنہ) ساتھ لے جارہا ہے۔تو پھر اس جگہ واپس نہیں آئے گا۔اللہ بس۔

اُفتادہ مظہر دربلا، دریاب، یا مُشکل کُشا
در نیم رہ ماندہ فرس، اللہ بس، باقی ہوس

مظہر ایک مصیبت میں مبتلا ہوگیا ہے۔اے مشکل کشا (خدا تعالیٰ) تو مدد کو پہنچ۔(سواری کا) گھوڑا آدھا راستہ چل کر ہی تھک کر رہ گیا ہے۔**اللہ** بس، باقی ہوس

☆ کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26)

پیش کردہ : مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب

جماعت احمدیہ کے شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کے ساتھ ایک شام

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جشن تشکر کا پہلا مشاعرہ

2015ء کے سال کو خدا حافظ کہنے کے لئے دسمبر کے وسط میں جماعت احمدیہ کے شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب امریکہ سے ہوتے ہوئے کینیڈا پہنچے تو شعروادب سے دلچسپی رکھنے والے اُن کے شاگرد اور ہم مکتب دوستوں نے ان کا پیچھا کیا۔ محترم عابد صاحب کا قیام اپنے صاحبزادے مکرم طارق عدنان صاحب کے ہاں تھا جو بریمپٹن میں مقیم ہیں۔ سب سے پہلے احمدیہ ابوڈ آف پیس نے ایک خوبصورت محفل سجائی۔

2 جنوری 2016ء ہفتہ کی شام ایوان طاہر کے ملٹی پرپز ہال میں دور ونزدیک سے شعروادب کا ذوق رکھنے والے احباب وخواتین جمع تھے۔ ملٹی پرپز ہال کے ملحقہ حصہ اور بیت الاسلام لائبریری میں انتظام کیا گیا اور وہاں پر بڑے بڑے ٹی وی لگا دیے گئے۔

اسٹیج پر جماعت احمدیہ کے شاعر مہمان خصوصی مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب بھی رونق افروز تھے اور ان کے ساتھ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب اور مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب تشریف فرما تھے۔

سال نو کو خوش آمدید کہتے ہوئے مجلس حُسن بیان پیس ویلج نے مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کے ساتھ ایک شام منعقد کی اور اس خوبصورت محفل مشاعرہ کا اہتمام کیا تھا۔ ابھی احباب ہلکے پھلکے ادبی لطائف سے ہی محظوظ ہو رہے تھے کہ اسٹیج سے محفل کے آغاز کا اعلان ہوا۔

مکرم سید مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی، جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار مکرم طلحہ شفیق صاحب نے پیش کئے۔

اس شام کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ مہمان شاعر کا کلام ہی زیادہ تر سنا جائے اور انہیں ہی کلام پیش کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے۔

مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے نظامت کے فرائض ادا کرتے ہوئے مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب کا تعارف کروایا اور کہا کہ ہمارے آج کے مہمان شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کا تعلق اُسی سیالکوٹ شہر سے ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا وطن ثانی قرار دیا۔ مکرم پروفیسر عابد صاحب نے 1968ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو میں ایم اے کیا۔ اور اس کے بعد 33 سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کے کلام کے تین مجموعے 'درد کے شہر میں'، 'پلکوں سے دستک' اور 'برگ برگ چاندنی' شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر آپ نے ایک نظم 20 فروری 1966ء کو کہی اور اسی دن جلسہ مصلح موعود کے موقع پر مسجد مبارک ربوہ میں محترم عابدؔ صاحب نے پیش کی۔ اُس وقت آپ بی اے کے طالب علم تھے۔ اُس وقت سے آپ کی یہ نظم زبانِ زدِ عام ہوئی۔

اے فضلِ عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

یہ نظم ربوہ میں یوم مصلح موعودؓ کے جلسوں میں اکثر پڑھی جاتی رہی اور یہ نظم آپ کی پہچان بن گئی ہے۔

آپ کی یہ نظم احمدیہ گزٹ فروری 2016ء خصوصی شمارہ مصلح موعود میں بھی شائع ہوئی ہے۔

مکرم حمیدی صاحب نے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں اور ہمیں اپنے کلام سے نوازیں گے۔ اِس مختصر تعارف کے بعد حسب روایت مکرم حمیدی صاحب نے اپنی تازہ غزل پیش کی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور کُھل کر داد دی۔

زندگی کی دوڑ میں کچھ یوں بھی ہونا چاہیے
جو نہیں ہوتا ہمیشہ وہ بھی ہونا چاہیے
ہیرے موتی دھول میں مالا بکھر کر رہ گئی
رات کے پچھلے پہر موتی پرونا چاہیے

آپ کے بعد مکرم بشارت ریحان صاحب نے اپنا تازہ کلام سنا کر حاضرین سے داد حاصل کی۔

قطرہ قطرہ اشک غم آنکھوں سے آخر بہہ گئے
ہم نے پلکوں کی انہیں زنجیر پہنائی بہت

مکرم مقصود چوہدری صاحب نے اپنے پنجابی کلام سے حاضرین کا دل جیتا۔

بندا رب وی بُھل جاندا اے
پر چنگا انسان نہیں بُھلدا

اب اساتذہ کی باری آئی تو سب سے پہلے جناب انصر رضا صاحب حاضرین سے یوں ہمکلام ہوئے اور خوب داد وصول کی۔

مدہوش سا جو پھرتا ہوں صحن چمن میں آج
میری نہیں یہ ساری شرارت صبا کی ہے
عاشق کے جب وصال کی اُن کو خبر ہوئی
کہنے لگے کہ کیا کریں مرضی خدا کی ہے

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن یوں گویا ہوئے۔

رختِ جاں اختصار میں رکھنا
اب نہ خود کو حصار میں رکھنا
عمر کٹ جائے اُن کی چوکھٹ پر
زندگی انتظار میں رکھنا
نذر کرنا متاعِ جاں ایسے
کچھ بھی نہ اختیار میں رکھنا

مکرم مولانا صاحب کے بعد لنگر خانہ مسیح موعودؑ کے مخلص رضا کار باورچی مکرم محمد یعقوب کھرل صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پنجابی نظم 'اک پیغام' پیش کی اور حاضرین سے خوب داد وصول کی۔

سوہنے محمدؐ تے امام مہدی دے منن والیو وقت آ گیا جے
آپ خود وی جاگ تو ہوراں نوں وی جگا دیئے
گلی محلے مسیح مہدی دے پیغام دا ڈھول وجا دیئے
ڈھول وجا وجا کے مہدی دا پیغام دنیا نوں سنا دیئے

(باقی صفحہ 26)

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کے ساتھ ایک شام کی چند جھلکیاں

بقیہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ رسول ﷺ

اس اظہار میں آپؑ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے عشق کی انتہا اس پیشگوئی کی تکمیل قرار دیا ہے جو امت کے موعود مسیح کے بارے میں آں حضرت ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی تھی کہ:

فیدفن معی فی قبری وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ۔ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع دہلی، صفحہ 480)

یہ خبر علامتی ہے کیونکہ ظاہری معنی کرنے میں آنحضرت ﷺ کی کسرشان ہے۔ ویسے بھی حدیث میں قبر کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ مقبرہ کا۔ اور بمطابق آیتِ کریمہ

ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ ۝ (سورۃ عبس 22:80)

ترجمہ: پھر اسے مارا اور قبر میں داخل کیا۔

اللہ ہر شخص کو موت دے کر ایک روحانی قبر عطا فرماتا ہے۔

یہ شاندار انجام اس روحانی مناسبت اور مقامِ قرب پر دال ہے جو آپ کو آنحضرت ﷺ سے اپنے بے مثل عشق کے نتیجہ میں بارگاہِ الٰہی سے عطا ہؤا۔

محبت کی یہ داستان خوب ہے اور یہ بیان دلوں کو گرماتا ہے اور ہمیں اکساتا اور اس احساس کو تازہ کرتا ہے کہ ہم بھی اپنے دلوں کو عشقِ رسول سے بھریں۔ ہماری آنکھیں اس احساسِ محبت سے تر رہیں۔ ہمارے لب اس آقا پر درود بھیجنے سے نہ تھکیں۔ ہمارے وجود اطاعت رسول سے ذرہ برابر منحرف نہ ہوں اور ہماری ہر حرکت اور سکون، قول اور فعل سیرتِ رسول ﷺ کے تابع ہو جائیں۔ ہم اپنے اندر محبت رسول کی ایسی لو لگائیں کہ ہمارے وجود منور ہو جائیں اور ہمارے اردگرد سب کو اسی روشنی میں راستہ ملے تا کہ اللہ کی طرف ہماری دعوت میں بھی تازگی، حرارت اور برکت پیدا ہو۔ اور جیسا کہ آپ کو الہاماً فرمایا گیا:

کل برکۃ من محمد ﷺ کہ ہر ایک برکت محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 265)

اللہ کرے کہ ہماری جھولیاں ان برکتوں سے سدا بھری رہیں۔

آمین۔

اللھم صلی علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ کما صلیت
علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم
انک حمید مجید۔

بقیہ از جری اللہ فی حلل الانبیاء

میری برابری کوئی نہیں کرسکتا

"میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔"

(اربعین۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 345-346)

میرے مخالف نامرادی کی موت مریں گے

"مخالف چاہتے ہیں کہ میں نابود ہو جاؤں اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام ونشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامرادی سے مریں گے اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا تمام میری مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کا ہو جاتا ہے تو اس کو بھی اس کا ہونا ہی پڑتا ہے۔"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 305)

بقیہ از جماعت احمدیہ کے شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کے ساتھ ایک شام

ان کے بعد جناب افضال نوید صاحب نے اپنی تازہ غزل اپنے خوبصورت انداز میں پیش کی اور ہمیشہ کی طرح حاضرین سے خوب داد وصول کی۔

اور تو شہر وفا سے کوئی کیا لے جائے
بھول کر اپنا پتہ تیرا پتہ لے جائے
سینہ آشوبیٔ مجنوں کرے آساں غمِ دہر
انتہائے شبِ مقہور بلا لے جائے
ان دیاروں میں ہوا ٹھیک سے چلتی ہی نہیں
ورنہ تجھ تک تو مجھے موجِ صبا لے جائے
سرگرانی ہے کہ افلاک لئے پھرتا ہوں
رائیگانی ہے کہ جھونکا بھی اُڑا لے جائے

آخر میں مہمان خصوصی جماعت احمدیہ مشہور شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے اپنے کلام سے نوازا اور سب سے پہلے حاضرین کی مقبول نظمیں سُنائیں۔

اے فضلِ عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ
بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخن دانہ

پھر کچھ تازہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

تیری تصویر اگر تیرا بدل ہو جائے
میری ہر شام ہی پھر شامِ غزل ہو جائے
آج پھر آس بندھی مجھ کو تیرے آنے کی
منہدم پھر نہ میرا تاج محل ہو جائے

اِس سُہانے موسم میں محوِ یاس لگتے ہو
اُس نے کچھ کہا ہوگا تم اُداس لگتے ہو
تم ہو میری دنیا میں چاند جیسے دریا میں
کتنے دور رہتے ہو کتنے پاس لگتے ہو

آخر پر آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کی الوداعیہ تقریب 1968ء کے موقع پر کہی ہوئی ایک دردبھری نظم ترنم سے پیش کی۔

میرے پیشِ نظر مرے ہمسفر ہے ایک ہی غم ہم بچھڑ جائیں گے
میری افسردگی دیکھ کر ہر گھڑی کہتی ہے چشمِ نم ہم بچھڑ جائیں گے

اس خوبصورت شام میں نہ صرف وان اور اردگرد کی جماعتوں کے دوستوں نے شرکت کی بلکہ جی ٹی اے کی جماعتوں اور نواسکوشیا سڈنی سے آئے ہوئے مہمان بھی شامل ہوئے۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل نے دعا کروائی اور علم وادب کی یہ پُررونق شعری محفل نماز عشاء سے قبل اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حاضرین کی ریفرشمنٹ سے خاطر تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: عبدالحمید حمیدی)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ ماہین بشیر

مکرم بشیر احمد خان صاحب اور محترمہ عفت نازیہ خان صاحبہ آف لاہور کو خدا تعالیٰ نے 18 دسمبر 2015ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومولودہ کا نام 'ماہین بشیر' رکھا ہے۔ نومولودہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ ماہین بشیر سلمہا، کریم احمد خان صاحب اور محترمہ امۃ الرحمٰن آنسہ صاحبہ لاہور کی پوتی اور شعبہ دارالضیافت کینیڈا کے مخلص رضا کار مکرم وسیم احمد خان اور محترمہ مسرت شازیہ صاحبہ آف پیس ویلیج نارتھ کی نواسی ہے۔

☆ خاقان احمد خان

مکرم نعیم احمد خان صاحب اور محترمہ صفیہ نزہت صاحبہ آف پیس ویلیج جماعت کو اللہ تعالیٰ نے 29 دسمبر 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومولود کا نام 'خاقان احمد خان' رکھا ہے۔

نومولود وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ عزیزم خاقان احمد خان سلمہ، شعبہ دارالضیافت کینیڈا کے مخلص رضا کار مکرم وسیم احمد خان صاحب اور محترمہ مسرت شازیہ صاحبہ آف پیس ویلیج نارتھ کا پوتا اور مکرم محمد صادق صاحب اور محترمہ منصورہ صادق صاحبہ کا نواسہ ہے۔

☆ مشعل سارہ حلیم ڈوگر

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل 30 دسمبر 2015ء کو مکرم عثمان حلیم ڈوگر صاحب اور محترمہ رمیصہ عثمان صاحبہ، وڈبرج کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام ''مشعل سارہ حلیم ڈوگر'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزہ مشعل سارہ حلیم ڈوگر سلمہا، مکرم عبدالحلیم طیب صاحب، نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ طاہرہ حلیم صاحبہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اسحق صاحب، سیکرٹری زراعت مسس ساگا ویسٹ اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی نواسی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم الاسلام سکول قادیان کی پڑپوتی ہے۔

☆ زویا انوار

محترمہ شائلہ نجم صاحبہ و مکرم کامران انوار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم فروری 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام 'زویا انوار' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم انوارالحق صاحب و محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی پہلی پوتی اور محترمہ امۃ الحی نجم صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹورانٹو و مکرم ڈاکٹر مبشر احمد نجم صاحب سرجن حال غانا کی پہلی نواسی اور مکرم شعیب نجم صاحب، اپرڈ کوٹا، امریکہ و مکرم صہیب نجم صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹورانٹو کی بھانجی اور مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب و محترمہ زاہدہ انصاری صاحبہ کی پڑنواسی ہے۔

ادارہ مذکورہ بالا ولادتوں کے مواقع پر ان کے تمام اعزہ و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ سبحان منیب اعوان

محترمہ بشریٰ منیب باجوہ صاحبہ و مکرم عبدالمنیب اعوان صاحب، وان نارتھ کو اللہ تعالیٰ نے 22 سال کے بعد محض اپنے خاص فضل سے حال ہی میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام 'سبحان منیب اعوان' تجویز ہوا ہے۔ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ عزیزم سبحان سلمہ، مکرم عبدالحق اعوان صاحب، وان کا پوتا اور مکرم چوہدری منظور احمد باجوہ صاحب و محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے نصیب نیک کرے۔ صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ خیراں بی بی صاحبہ

10 فروری 2016ء کو محترمہ خیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، پیس ویلیج 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ویلیج نے 12 جنوری 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، پیس ویلیج، ایک بیٹا مکرم مبارک احمد ناصر صاحب، ونڈسر اور تین بیٹیاں محترمہ رفعت ناصر صاحبہ، جرمنی، محترمہ شفقت سلطانہ صاحبہ، پاکستان اور محترمہ زاہدہ عامر صاحبہ، ملائیشیا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے 29 دسمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

2 جنوری 2016ء کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد دین صاحب خادم مرحوم ربوہ میں 101 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ، مکرم محمد کلیم طاہر عرف راجہ صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ ویسٹ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب

3 جنوری 2016ء کو مکرم مرزا عبداللطیف صاحب لاہور میں

80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، محترمہ امۃ الکریم عطیہ صاحبہ، پیس ویلیج کے والد اور مکرم عبدالرؤف شاکر صاحب، بریمپٹن سینٹر کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ

4 جنوری 2016ء کو محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب مرحوم مربی سلسلہ ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ، محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عصمت اللہ صابر صاحب مؤذن مسجد بیت الاسلام کی ہمشیرہ، مکرم منصور احمد صابر صاحب، میپل کی خالہ اور مکرم منصور احمد وسیم صاحب، پیس ویلیج ویسٹ کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ نادرہ زبیر خاں صاحبہ

7 جنوری 201ء کو محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کراچی میں 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ، نارتھ یارک کی محترمہ سیدہ خورشید بیگم صاحبہ کی والدہ، مکرم سید سلیم زیدی صاحب، مکرم سید شباہت زیدی صاحب کی بہن اور محترمہ سیدہ ہما سلطانہ صاحبہ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب

7 جنوری 2016ء کو مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، مکرم ڈاکٹر (ہومیو) حفیظ احمد صاحب، پیس ویلیج نارتھ کے ماموں تھے۔

☆ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب

8 جنوری 2016ء کو مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب، لاہور میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، مکرم شعیب ضیاء الاسلام صاحب، وان اور مکرم افضل محمود صاحب، وینکوور کے چچا اور مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کے خالو تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ

10 جنوری 2016ء کو محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ، امریکہ میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کی خالہ زاد بہن تھیں۔ ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب

11 جنوری 2016ء کو خادم سلسلہ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب، واقف زندگی لندن یوکے میں 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

15 جنوری 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر ان کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں سویڈن، جرمنی اور کینیڈا سے آئے ہوئے اعزا واقارب کے علاوہ کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

آپ کی میت تدفین کے لئے جرمنی لے جائی گئی۔ 20 جنوری کو فرینکفرٹ میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 21 جنوری کو مسجد بیت النور کے قریب قبرستان میں مکرم مولانا الیاس احمد منیر صاحب مشنری نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، محترمہ ریاض بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد رشید صاحب، ہملٹن اور محترمہ امۃ العزیز یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں شہزاد احمد صاحب، بریمپٹن کیلیڈن حلقہ کے والد اور مکرم عبدالحلیم طیب صاحب، سیکرٹری صنعت وتجارت جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم کرنل (ر) عبدالکریم ڈوگر صاحب، قاضی اول دارالقضاء کینیڈا، مکرم عبدالوحید ڈوگر صاحب، بیری، مکرم عبدالحکیم ڈوگر صاحب، نیو مارکیٹ اور مکرم عبدالرشید ڈوگر صاحب بریمپٹن کے بڑے بھائی تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم بلال محمود صاحب

11 جنوری 2016ء کو مکرم بلال محمود صاحب ابن مکرم ممتاز احمد سندھی صاحب مرحوم 26 سال کی عمر میں ربوہ میں شہید کردیئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

22 جنوری 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر ان کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، مکرم وسیم احمد خاں صاحب، رضا کار شعبہ دارالضیافت کینیڈا کے بھتیجے تھے۔ ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم اعجاز رسول چیمہ صاحب

14 جنوری 2016ء کو مکرم اعجاز رسول چیمہ صاحب، ربوہ میں 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، مکرم شفقت محمود چیمہ صاحب وان ایسٹ کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ

18 جنوری 2016ء کو محترمہ مقبول بیگم صاحبہ ربوہ میں 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ، مکرم شفقت محمود چیمہ صاحب، وان ایسٹ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم عبدالستار صاحب

26 جنوری 2016ء کو مکرم عبدالستار صاحب ربوہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، محترمہ شازیہ ظہور صاحبہ Ajax کے والد اور مکرم لطف المنان صاحب، پیس ویلیج کے تایا تھے۔

☆ مکرم بشارت احمد صاحب

27 جنوری 2016ء کو مکرم بشارت احمد صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، مکرم مبارک احمد صاحب، پیس ویلیج سینٹر ایسٹ کے بھائی تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

New Admissions into Hifzul Qur’ān School Canada (for boys)

اعلان برائے داخلہ حفظ القرآن سکول کینیڈا

We take great pleasure to announce that by the grace of Allāh, Hifzul Qur’ān School of Jami‘a Ahmadiyya Canada is ready to start enrolling another batch of students for the year 2016.

- Parents wishing to send their son for Hifzul Qur’ān Program must note that he should be between 9 and 11 years of age as of June 01, 2016. The applicant must show ability to recite the Holy Qur’ān with fair level of accuracy, fluency and melody. The applicant must have completed at least one reading of the Holy Qur’ān.
- Eligible students for the Hifzul Qur’ān Program will have to take leave of up to three years from their regular public schools if their parents undertake the responsibility of home-schooling. The Hifzul Qur’ān School will also help the Hifz students with some home-schooling.
- Parents of the selected students are responsible to arrange boarding/lodging for their sons/wards.
- Application Forms for admission to the Hifzul Qur’ān School can be downloaded from http://jamiaahmadiyya.ca/ or acquired from the Mission House (in Maple) or local Presidents of Jamā‘at, which should be sent directly to the Principal, Jamī‘a Aḥmadiyya Canada by March 23, 2016.
- The Hifzul Qur’ān School will, Inshā’Allāh, conduct an **<u>Orientation Session</u>** with the applicants and their parents on March 26, 2016 to provide all the details, including the syllabus for the admission test along with the prospectus of Hifzul Qur’ān School. May Allāh the Almighty have Mercy on us and make this blessed Program a great success! *Amīn!*

Wassalam!

Principal, Jamī‘a Aḥmadiyya Canada

<u>Note: Please send your completed Application to:</u>

Principal, Jami`a Ahmadiyya Canada,
10610 Jane Street, Maple, Ontario, L6A 3A2, Canada
Phone: +905-832-6680 ext. 3012 Fax: +9058327767
E-mail: info@jamiaahmadiyya.ca

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حفظ القرآن سکول کینیڈا میں سال 2015 کیلئے داخلوں کا آغاز ہو رہاہے۔جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ داخلہ کیلئے عمر کم از کم 9 اور زیادہ سے زیادہ 11 سال ہے۔(1 جون 2016 تک بچے کی عمر11 سال سے زائد نہ ہو)۔

2۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھنا جانتے ہوں اور کم ازکم قرآنِ کریم ناظرہ کا ایک دور مکمل کرچکے ہوں۔

3۔ داخلہ کے امیدواروں اپنی درخواستیں 23 مارچ 2016 سے قبل پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نام نیچے دئے گئے پتہ پر فیکس، ای میل یا پوسٹ کردیں۔درخواست فارم جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی مشن ہاؤس (میپل)یا مرکزی ویب سائٹ http://ahmadiyya.ca سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔

4۔ درخواستوں کی وصولی کے بعد مؤرخہ 26 مارچ 2016 کو تمام امیدواروں اور انکے والدین کے ساتھ ایک سیشن منعقد ہو گا جس میں داخلہ ٹیسٹ کے لئے نصاب اور اس سے متعلقہ بعض ہدایات دی جائیں گی۔ اسکے لئے معین جگہ اور وقت کی اطلاع درخواستیں موصول ہونے کے بعد متعلقہ امیدواروں کو بذریعہ ای میل کردی جائے گی۔

5۔ تمام امیدواران کا باقاعدہ انٹرویو اور داخلہ ٹیسٹ ماہ جون 2015 میں منعقد ہو گا جس کی تاریخ کا اعلان بعدازاں کر دیا جائے گا۔

6۔انٹرویو اور داخلہ ٹیسٹ میں کامیاب طلباءکے والدین کو اپنے بچوں کے متعلقہ سکول بورڈ سے اگلے تین سال کیلئے ہوم سکولنگ کی بنیاد پر رخصت لینی ہوگی۔ والدین اِس عرصہ میں بچوں کو گھر میں سکول کی تعلیم دینے کے ذمہ دار ہونگے اگرچہ حفظ القرآن سکول میں بھی ہفتہ میں ایک دن سکول کے بعض مضامین (سائنس، ریاضی، انگلش وغیرہ) کی تدریس کا انتظام ہو گا۔

7۔ کامیاب امیدواران کے والدین اپنے بچوں کی رہائش اور روزانہ حفظ القرآن سکول میں بروقت پہنچانے اور سکول کے اختتام پر گھر لے جانے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن کریم کی برکات سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین

نوٹ: اپنی درخواستیں درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا

تعلیمی سال 17-2016

داخلہ کی شرائط اور طریقِ کار

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“

I WILL GIVE PRESEDENCE TO RELIGION OVER ALL WORLDLY AFFAIRS.

1. **تعلیم :** درخواست دہندہ نے ہائی سکول ڈپلومہ (گریڈ 12) مجموعی طور پر کم از کم 70 فی صد نمبروں سے پاس کیا ہو۔
2. **عمر :** درخواست دہندہ کی عمر 17 سے 20 سال کے درمیان ہو۔
3. **میڈیکل رپورٹ:** درخواست دہندہ کی صحت کے بارہ میں practicing physician کی رپورٹ درکار ہوگی۔
4. **تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو :** درخواست دہندہ کو ایک تحریری ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا جس میں پاس ہونے کے لئے کم از کم 70 فی صد نمبر لینا ضروری ہیں۔یہ ٹیسٹ وقفِ نو سکیم کے 16 سال تک کے مروجہ نصاب میں سے لیا جائے گا۔ تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے درخواست دہندگان انٹرویو کے اہل ہوں گے۔
5. **درخواست کا طریق:** داخلہ کے لئے داخلہ فارم کے ساتھ حسبِ ذیل دستاویزات کی ضرورت ہوگی:

الف۔ نیشنل امیر جماعت کی طرف سے تصدیق شدہ درخواست برائے وقفِ زندگی

ب۔ تعلیمی سندات کی کاپی

ج۔ایک باتصویر سرکاری دستاویز (مثلاً ڈرائیونگ لائسنس یا پاسپورٹ کی کاپی)

د۔valid پاسپورٹ کی کاپی (صرف غیر ملکی طلبا کے لئے)

ر۔تین تازہ تصاویر (پاسپورٹ سائز)

6. **عمومی ہدایات:** داخلہ کے لئے خواہش مند طلبا روزانہ تلاوتِ قرآنِ کریم اور داخلہ ٹیسٹ کی تیاری کریں اور عربی، اردو اور انگریزی زبان میں مزید مہارت پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کریں۔
7. **درخواست کی تاریخ:** داخلہ فارم حاصل کرنے اور مکمل درخواست جمع کروانے کے لئے درجِ ذیل پتہ ، فون نمبر یا ای میل پر رابطہ کریں۔ مکمل درخواست اصل کاپی ۳۰ اپریل ۲۰۱۶ء تک درجِ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئے۔

Jāmi'a Aḥmadīyya Canada
10610 Jane Street,
Maple, Ontario
L6A 3A2, Canada

Phone : 905-832-6680 ext. 3012
Fax: 905-832-7767
Email: registrar@jamiaahmadiyya.ca
Web: www.jamiahmadiyya.ca

Jāmi‘a Aḥmadīyya Canada

ADMISSIONS 2016-17
Requirements & Procedure

”اب تک جو بھی جامعات سے نکلے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربیان بن کے، یوکے اور کینیڈا کے جامعات سے، جرمنی کے جامعہ والے ابھی میدان عمل میں نہیں آئے، اس سال وہ بھی آجائیں گے انشاءاللہ۔ لیکن بارحال جو نکلے ہیں وہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے راحت کا باعث بنے ہیں میرے مدد گار بنے ہیں اور مجھے خوشی ہوتی ہے ان کو دیکھ کے۔ پس آپ لوگ بھی یاد رکھیں آپ نے ان معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانا ہے۔“

“With the Grace of Allah, those young Missionaries who have graduated from Jamia Ahmadiyya UK and Canada in the past few years have been a source of comfort for me and are acting as my helpers. It is a cause of happiness for me to see them serving in this way and I hope and pray that the graduating class and all subsequent classes continue to raise the standards of their predecessors.” *(January 16, 2016, 4th Convocation ceremony for Jamia Ahmadiyya UK and the 6th Convocation ceremony for Jamia Ahmadiyya Canada the UK college premises in Haslemere, Surrey.)*

1. Education:
High school diploma (Grade 12) with minimum average of 70% marks.

2. Age:
17- 20 Years.

3. Medical Report:
Medical Report from a practicing physician certifying good health of the applicant.

4. Written Test & Interview:
The applicant must pass a written test (a minimum of 70% passing marks required). The study material for the test is the Waqf Nau Syllabus up to 16 years of age. Successful candidates in the Written Test will be eligible for an Interview.

5. Application Procedure:
The following documents should be attached to the Jāmi‘a Admission Application Form:

i. Waqf Zindagī Application attested by National Amīr
ii.A copy of educational certificates
iii. A copy of Photo ID (for example, Driving License or Passport)
iv. A copy of valid passport (for non-Canadian applicants only) Three passport-size photographs.

6. General Instructions:
Prospective students, besides reciting the Holy Qur’ān daily, should prepare for the written test and focus on improving their Arabic, Urdu and English.

7. Application Form – Submission Deadline:
Contact information is given below for obtaining the Application Form and submission of completed application.
Original completed application must be received by **April 30, 2016**

Jāmi‘a Aḥmadīyya Canada
10610 Jane Street,
Maple, Ontario
L6A 3A2, Canada

Phone : 905-832-6680 ext. 3012
Fax: 905-832-7767
Email: registrar@jamiaahmadiyya.ca
Web: www.jamiahmadiyya.ca